

86

1479
१४७९



شری ستگورو منگت رام جی

سمتا منگل



سمتا دھرم ہردے بسے جنم مٹا ہو وناش
ست مہر دیپ پرماتما انل نرمل پاؤں پرکاش
سب جیو دل سے پریم ہو تن من سیوا دھار
سمتا مادھن پائے کے نت پرساں جیتے کار
ست کرم ست سنچے نرمل پاؤں وچار
منگت سمتا دھار کے جیت چلو سنسار

پہلا بھاگ سمتا یوگ سماپت ہوا

بار ۷ ست آگیا

برہم ستم



مہاگرنتھ

شری "سمتا پرکاش" کے علیحدہ علیحدہ انمول رتن

پہلا حصہ = "پوتر جیون"

دوسرا " = "پچر بخیو گوشٹ"

تیسرا " = "نکھیتر پہ بت گوشٹ"

چوتھا " = "سم درشن یوگ"

پانچواں حصہ = "سمتا استھتی یوگ" (ہندی دار)

"سمتا ندھان" کا دوسرا بھاگ

چھٹا حصہ = "سمتا سار یوگ" (اردو) ان سب

ملنے کا پتہ :- شریان بابو اموک رام دیویال مہاتما کالا گجراں ضلع جہلم (۲) نیارہ عمود معرفت سکھے سی تلوا ٹر راولپنڈی صدر بازار (۳) سمتا سماج بیاری بیاست کشمیر سیکیم سیوک رام گشن، دینا نانہ مہاجن (۴) دیر راجا رام ڈاکٹر لاہور کچا بیت

سمتا اپار شکتی

اخلاقی اور روحانی ایڈیشن

سمتا نیتی یعنی

"پرمارتھ سار"

دوسرا بھاگ سمتا سار یوگ

مصنفہ

شریمان پورن یوگ شری منگل رام مہاتما سمتا منگت رام جی

مہاراج جی شبھ استھان، گنگوٹھیان ضلع راولپنڈی

دیباچہ

سمناتن اور بھیتن شبد انادی ہے۔ سمتا شکتی ہر ایک ذرے ذرے کو اپنے پرکاش سے زندہ کر رہی ہے چیونٹی سے لیکر برہمانک جو ست نت بھاس رہا ہے۔ استھاور جنگم چاروں کھانی ہیں جس کی لازوال طاقت کام کر رہی ہے جس تتو سے کل برہمانڈ کا نظام چل رہا ہے۔ اس طاقت کی پوجا۔ عبادت۔ ریاضت کیا ہے۔ اور کسطرح کی جاتی ہے۔

اس مہان گرنتھ "سمتا سار یوگ" کے دوسرے بھاگ "سمتا نیتی" میں شری ستگورو مہاتما منگت رام جی مہاراج نے ست اپدیش دوارہ جگیاسوؤں کیلئے آسان سادھن بتلائے ہیں۔ جو کہ عوام کے وہموں کو دور کرکے اصلی بھگتی کی طرف راغب یہ تعلیم کرتی ہے۔ جو کہ سناتن دھرم کی اصلی بنیاد ہے یہ سادھن کسی گرنتھ کسی پوران کتب وغیرہ سے نہیں لئے گئے یہ سمتانیتی زمانے کی حالت کیمطابق انسان عبادت میں اپکار فرماکر عوام کی بہتری کیلئے گورو جی نے کرپا کی ہے۔ تاکہ ہم جیسے تچھ بدھی والے بھی انسان اچھی

طرح سمجھ کر اپنے دھرم کرم میں پورے اُترنے کی کوشش کریں۔ دھرم کی راہ پر چلنا
ایک خوشی ہے۔ نہ کہ غمی کو دینے والی ہے۔ یہ ہی سادھن اور اُپدیش سب بزرگوں
پیروں۔ اوتاروں اور پیغمبروں کی تعلیم ہے۔ لیکن زمانہ کی تازہ نئی روشنی ہوا
نے لوگوں کے دلوں کو اُس کی ہستی سے منکر کر دیا ہے۔ یہ آئے دن لوگ جیوں
جیوں خوشی کو دُنیا کے پدارتھوں میں حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تیوں
تیوں اُن کی دُکھ کو اٹھا رہے ہیں۔ کسی چیز میں تسلی اور سچی خوشی نظر نہیں آتی
اُس سچی خوشی کو پانے کیلئے کن چیزوں کے تیاگ اور ویراگ کر کے اور ابھیاس
کر کے سچی خوشی کو حاصل کر سکتا ہے۔ وہ اس سمتانتی میں دکھلائے ہیں۔ پہلے
اُپدیش میں سمتا گیان کا پورن سادھن بتایا گیا ہے جس کر کے گیان حاصل
ہوتا ہے۔ پھر دوسرے اُپدیش سمتا سادھن سار کو ملاحظہ فرماویں۔ تیسرے اُپدیش
میں آتمک اور اناتمک پن کا وچار رہا ہے۔ چوتھے اُپدیش سے کر آٹھویں
اُپدیش تک آتمک اُنتی کے مکھ سادھن بتائے گئے ہیں۔ اور اُن پر پوری
پوری تشریح کر کے بتلایا گیا ہے۔ کہ کس طرح سموشانتی کو حاصل کر سکتا ہے۔
آگے نانویں اُپدیش میں تیرتھ یاترا سدھانت پر روشنی ڈالی ہے۔ دسویں
اُپدیش میں دان کے اصلی سدھانت کو ظاہر فرمایا ہے گیارہویں سنہری اُپدیش

میں اصلی مورتی پوجا پر اپنے پوتر خیالات ظاہر کیے جو جہالت کو دور کرنیوالے ہیں اور ست تت کو روشن کرنیوالے ہیں۔ بارھویں اپدیش میں دیوی دیوتاؤں اور گرہوں کی پوجا پر پوتر وچار سکھار بند سے اچارن کیے ہیں۔ تیرھویں اپدیش میں پریت وپتر کا سدھانت کو پورے طریقہ سے فرما کر گھور اندھکار پرستی کو دور کیا ہے۔ جو صدیوں سے چلی آ رہی ہے چودھویں اپدیش میں آپنے دھرم اپدیشک کیسے ہونے چاہئیں۔ کن کو حق حاصل ہے جو دھرم کا پرچار کر سکتے ہیں۔ یہ سب ہدائتیں اور اپدیش آپ نے مختلف مقامات پر تپ کے دوران میں سکھار بند سے اچارن فرمائے آپ نے

داس بالو امولک جی کو لکھنے کی سیوا بخشی اور اس عاجز داس کو بھی چرنوں میں جگہ دیکر تحریر کرنے کا شرف بخشا۔ یہ نیتی اصول ہر ایک پریمی کو دھارن کرنے لازمی ہیں۔ خواہ کسی مذہب کا ہو۔ ہر ایک کیواسطے ضروری ہیں۔ ان کے بغیر زندگی زندگی نہیں۔ آپ پڑھیں۔ اور دوسرے پریمیوں تک اس آواز کو پہنچاؤ اور خود عمل کرنیکی کوشش کرو۔ یہ کسی مذہب کیلئے نہیں ہر زن و مرد اس نیتی پر چلکر سچی خوشی کو حاصل کریں ان کے بغیر آئیندہ زندگی خطرے میں ہے۔ فقط الشبھ ست ہے۔ اور اسکی یاد پرم شانتی کو دینوالی ہے۔ ستگور چرن نواسی

(جگت سیوک داس۔ بنارسی داس لکھنؤ)

تم ہی آدھار　　　　سمتا آپار شکتی　　　　ستیم شبھم

اوم برہم ستیم نرنکار اجنما ادویت پرکھا سروویاپک
کلیان مورت پرمیشورائے نمستگ

سمتا نیتی

پہلا ایڈیشن

سمتا گیان کا پورن سادھن

(۱) سم سروپ جو برہم شبد آنادی ہے اور گھٹ گھٹ ویاپک رہا ہے
اُس کا وشواس۔ سمرن۔ گیان۔ دھیان میں نپُنتا حاصل کرنی
ممتا روپی اندھکار کو ناش کرنا۔ اور ہر گھڑی ہر لمحہ اپنے من کو سمتا شانتی
کی طرف راغب کرنا سمتا کا سار سادھن ہے



سمتا یوگ یعنی سُرت شبد کی ابھیاس

(۲) مُکھیہ نیم - (۱) سداچاری جیون - ستیہ - سادگی - سیوا - ست سنگ - ست سِمرن کو دھارنا -

دُوسرا نیم - سِمرن یوگ کا ابھیاس (۱) ست وشواس - پریم - انُوراگ (۲) سنسار کے بھوگوں سے تیاگ -

تیسرا نیم :- شبد پراپتی یعنی دھیان یوگ - (۱) کرم پھل کا تیاگ یعنی نشکام کرم سادھنا (۲) باہر مُکھی کا تیاگ - (۳) شبد میں استھت ہونا

(۳) بھیتر راج یوگ کی سادھنا کے انوسار اندر وشواس کا تیاگ کرنا یہ سمتا بدھی کا ست وچار ہے -

(۴) الشبود سِمرن - گیان - دھیان - ست سنگ - پراُپکار کو مُکھ دھرم جان کر ہر وقت دھارن کرنا - یہ ہی یوگ سمتا کا نت نیم ہے -

(۵) ہر ایک مذہب کے رہنما کی عزت کرنی اور اُن کے شُبھ جیون کا آدرش دھارن کرنا - اور اپنی آتمک اُنّتی کرنی یہ سمتا کا ست سنگ ہے

(۶) دُنیاوی رواج یعنی شادی و موت کی ریتی بالکل سادھارن طریقے سے عمل میں لانی چاہیے کیونکہ یہ سوارتھ کرم کا زیادہ پرپنچ پرمارتھ یعنی ایشوری وشواس کو ناش کر دیتا ہے۔ جس سے سمتا بدھی ملین ہو جاتی ہے۔ اور جیو پرم دُکھی ہوتا ہے۔

(۷) جتنے بھی غمی خوشی کے کارج کرنے پڑیں اُن سب میں پہلے ایشور کی مہماں کا اُچارن کرنا لازمی ہے۔ اور کسی دیوت کی پوجا کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔ جیو کا تعلق ایشور کے ساتھ ہے۔ ایشور ہی رکھشک اور آدھار ہے۔ اِس واسطے اُس پرم شکتی کا بھروسا رکھنا چاہیئے اُسی کے نمت سب کرم کرنے لازمی ہیں۔ فقط۔

دوسرا ایڈیشن

سمتا سادھن سار

(۱) اخلاقی زندگی کا سدھار (۲) روحانی زندگی کا سدھار۔

(۳) دیش کا سدھار

اخلاقی زندگی کے سدھار کے نیم

سادگی[۱]۔ تپسیا[۲]۔ سیوا[۳]۔ ست سنگ[۴]۔ ست سمرن[۵]۔

روحانی زندگی کے سدھار کے نیم

(۱) ست پرشوں کے جیون کا صحیح وچار (۲) نشکام ایشور بھگتی

(۳) نشکام گورو بھگتی (۴) نشکام دیش بھگتی۔

دیش سدھار کے نیم

(۱) خیالات کی ایکتا (۲) وچار کی ایکتا (۳) کوشش کی ایکتا

(۴) سب مذہبوں میں ایکتا۔ ست سنگ دھرم نیتی اور راج نیتی کو قائم

کرنے والا ہے اِس واسطے ست سنگ کو قائم کرنا لازمی ہے۔

(۵) نمائشی زندگی کو بالکل تیاگ کر دینا چاہیئے اور عملی زندگی کو دھارن کرنا چاہیئے۔

(۶) دیش کی جاگرتی اور دھرم کی جاگرتی میں تن من دھن سے سیوا کرنی لازمی ہے۔

(۷) نمائش گاہوں سے قطعی پرہیز کرنا چاہیئے۔ ہر گھڑی اپنے آچار کو شُدھ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(۸) ہر وقت ٹھوس کام دھارن کرنا چاہیئے۔ جماعت میں ایکتا دھرم پرچار میں ہر طریقہ سے قُربانی کرنی چاہیئے۔ ہر ایک مذہب کے ریفارمر کی زندگی کا وچار کرنا چاہیئے۔ جس سے تعصب بادمباد ناش ہو جاتا ہے۔

(۹) اپنا جیون سُدھار۔ پرکی سیوا۔ فضول خرچی کا تیاگ بدیشی چیزوں کا تیاگ۔ سمتا کی روشنی جو ہندو دھرم کی بُنیاد ہے ہر وقت ہردے میں دھارن کرنی چاہیئے۔ اِس سے جیو کو لوک اور پرلوک میں شانتی ملتی ہے۔

تیسرا اُپدیش

آستک و ناستک پن کا وچار

(۱) ست سروُپ کا وشواسی، ابھیاسی ہونا آستک پن ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی سادھنا کرنی ناستک پن ہے

(۲) گرودں کی پوجا۔ پریت، وبھوُت دیتروں کی پوُجا۔ آدرش کے بغیر موُرتی کی پوجا ناستک پن کو پرگٹ کرتی ہے۔ یعنی الیشوری وشواس کو ناش کر دیتی ہے۔ سنشے وہم اور بھے کو پرگٹ کر دیتی ہے۔

(۳) جس پستک میں آتم سروُپ یعنی برھم شبد کے بغیر سنشے یکت اوہ حالات لکھے ہیں۔ وہ پُستک بھی وہم اور بھرم کے دینے والی ہے۔

(۴) جس پُستک میں پرکرتی یعنی شریر اور آتما کا اثر نہ نہیں۔

آتما کی ہی کا وچار بھی نہیں۔ اسکے علاوہ اور کئی جنتر منتر لکھے ہوں وہ پستک بھی دہرم کو ناش کرنیوالی ہے۔ اور ہستی سے منکر کر دیتی ہے۔

(۵) جس پستک میں گیانی پرشوں کے چرتر ہوں اور اپدیش ہوں۔ وہ پستک دھرم کو پرکاش کرنے والی ہے اور آستک بناتی ہے۔

(۶) جب دہرم یکت پستک کا مطالعہ کیا جاوے۔ وچار اور عمل نہ کیا جاوے۔ اس سے ناستک بدھی ہو جاتی ہے۔

(۷) آستک ناستک ہونا بدھی پر منحصر ہے۔ نہ کہ زبانی وچاروں سے اگر بدھی آتم شکتی کو چھوڑ کر اور کئی بھاونائوں کو دھارن کر لے یعنی گرہوں بھوت پریت اور کئی دیوی دیوتاؤں کی معتقد ہو جائے۔ وہ ناستک بدھی ہے یعنی ہر وقت بھرم میں گرفتار رہتی ہے۔

(۸) شریر اور آتما کا وچار کرنا اور ساوھن کرنی۔ آتم وشواسی ہونا۔ یہ آستک پن ہے۔ جس سے دھیہ کے وکاروں کو چھوڑ کر آتم استھتی کو پراپت ہوتا ہے۔

(۹) آتم سمبندھی جو وچار ہووے۔ وہ آستک کرنے والا ہے۔ اور دوسرے کی پوجا یا سادھنا ناستک پن کر دینیوالی ہے۔

(۱۰) آتما ہی آنند ہے۔ ست ہے سروپ ایشور ہے۔ گھٹ گھٹ ویاپک رہا ہے
تین کال سم سروپ ہے۔ اسواسطے اس جیون شکتی کا وشواسی ہونا
آستک پن ہے۔ اس کے بغیر اور طاقتوں کا معتقد ہونا ناستک پن ہے

(۱۱) اصلی گرو وہ ہی ہے۔ جو آتم وشواس دکھلاوے اور آتم سدھی
کا جتن سکھلاوے۔ اصلی گیان آتما اور شریر کا ہی ہے۔ جو سب
بھرم اور وہم کو ناش کرتا ہے۔ اس کے بغیر سب بھرم جال ہے۔

(۱۲) آتم وچار سمبندھی جو پستک اور جو ست سنگ ہووے۔ اور جو سادھو
مہاتما آتم وچار ابھیاس سنجگت ہووے۔ وہ ہی دھرم کو پرکاش
کرنے والے ہیں۔ اس کے علاوہ جو جادو جنتر۔ مڑی مسان اور انیک
دیوی دیوتاؤں کا وچار پھیلاتے ہیں۔ وہ سب پاکھنڈی خود غرض
اور دھرم کو ناش کرنیوالے ہیں۔

(۱۳) جو آتما کو ساکھی سمجھ کر ست کرم کر رہا ہے۔ اور سب آگیا بھا
دیکھتا ہے۔ وہ ہی آستک ہے جو مان ملے کو دوا کر ہر وقت سوارتھ میں
مستغرق رہتا ہے اور کئی طریقہ کے منتر سادھن کرتا ہے۔ وہ ناستک
ہے اور پاکھنڈی ہے۔

(۱۴) آتم تت کا جاننا اصلی گیان ہے۔ اور آتم تت سے منکر ہونا اصلی ناستک پن ہے۔ جو آتم اُنتی کا جتن کرتا ہے۔ وہ ہی آستک ہے۔ جو پرشارتھ کو چھوڑ کر دیوی دیوتاؤں کے آسرے رہتا ہے۔ وہ ہی ناستک اور اگیانی ہے۔

(۱۵) ہر ایک مہاپُرش کی زندگی کا آدرش دھارن کرنا آستک پن کو دینے والا ہے۔ اور آدرش کو چھوڑ کر جو محض وجود کی پُوجا کرتا ہے وہ ہی ناستک ہے اور کبھی بھی مایا کے چکر سے چھوٹ نہیں سکتا۔

(۱۶) آتم پُوجا۔ آتم گیان۔ آتم دھیان کو دھارن کرنا۔ اصلی آستک پن ہے۔ اسکے علاوہ اور دھارنا کرنی اندھ وشواس ہے اور مند مکتی کے دینے والا ہے۔

فقط۔

سماپت۔ آستک و ناستک پن وچار۔

چوتھا اُپدیش

آتمک اُنتی دھرم کا یتھارتھ سروپ

آتمک اُنتی کے مکھ سادھن

(١) سادگی۔ (٢) ستیہ (٣) سیوا (٤) ست سنگ (٥) ست سمرن

پہلا سادھن سادگی

بچن (١)۔ اس دُنیا میں یہ جیو شانتی کی خاطر آیا ہے۔ اور ہر وقت شانتی کی تلاش کر رہا ہے۔ مگر اگیان وس ہو کر اپنی اندریوں کا غلام ہو کر بجائے شانتی کے اَت ہی سنکٹ کو پراپت ہوتا ہے۔ اس طرح ایک مانش ماتر لپشو آدک اس گرفتاری میں بے نوا اور بے قرار اور اپنی جھوٹی کامنا کو پورن کرنے کی خاطر دن رات لگا رہتا ہے

آخر پھر دُنیا سے رنج ہی لے کر جاتے ہیں۔ یہ کھیل ایشور کا اَچرج ہے۔

(۲) اس دُنیا کے اچرج کھیل کو دیکھ کر بڑے بڑے دانے بینے لاچار ہو رہے ہیں۔ کسی وقت شانتی کو نہ پا سکتے ہیں۔ اور نہ ہی شانتی کا کوئی مقام دِکھائی دیتا ہے۔ جس چیز سے ادھک پیار کیا جاتا ہے۔ اس کی جدائی میں نہ ادھک دُکھ پاتا ہے۔ مگر باوجود سب کچھ جاننے کے بھی پھر بھی اپنی غفلت سے چھوٹ نہیں سکتا۔ اور اس دُنیا سے اشانت ہو کر جاتا ہے۔

بچن (۳) اس ہی بڑے عذاب کو محسوس کر کے بدھیمان پُرشوں نے اصلی خوشی کی تلاش کی۔ جس کو حاصل کر کے ہمیشہ کے واسطے شانتی کو پراپت ہوئے اور لوگوں کو بھی ابدی خوشی کا راستہ دِکھلایا۔ اُسی کا نام دھرم یا ایمان ہے

(۴) اُس دھرم یعنی اصلی خوشی کا سادھن بہت سے طریقوں میں گُنی پُرشوں نے بیان کیا ہے۔ مگر سب سے مُکھ سادھن اوپر کے ان پانچ نیموں کو دھارن کرنا آسان اور جلدی کامیابی دینے والا ہے۔ جب تک ان پانچ نیموں کو دھارن نہ کیا جاوے کبھی بھی اصلی شانتی کو پراپت نہیں ہو سکتا۔ خواہ بڑی سے بڑی کوشش بھی کیوں نہ کرے

(۵) یہی سب سے بڑی بھگتی یا بندگی یہ ہے کہ اپنی خواہشوں پر قابو پایا

بڑی سے بڑی نادانی اور مورکھتائی ہے۔ کہ خواہشوں کا غلام بننا۔
یہ ایک بڑا عذاب اس جیو کو لگا ہوا ہے جس سے ہر وقت کسی چیز کے
پراپت ہونے پر تھا وجوگ ہونے پر بھی مصیبت میں گرفتار رہتا ہے۔
اسی کو آواگون یعنی جنم مرنا کہتے ہیں۔

بچن (۶) جب تک اسی اپنی کمی کو پورا نہ کرے یعنی پورن سنتوکھ کو
نہ پراپت ہو جاوے۔ تب تک کرم جال سے رہائی نہیں ملتی۔ اس ہی قید
سے رہائی پانے کا نام مکتی یا ایشور پراپتی ہے۔

(۷) سب سے بڑا عذاب جیو کو یہ ہی ہے۔ کہ جھوٹی چیز کو ست مان کر
اس کے بھوگ میں سکھی ہو جاتا ہے۔ مگر وہ چیز ناش ہو جاتی ہے۔ اس وقت
وہ سکھ دکھ سروپ ہو جاتا ہے۔ اس ہی سلسلے میں ہر ایک دن رات
لگا رہتا ہے۔ مگر شانتی کو پراپت نہیں ہوتا۔ لہٰذا کبھی بھی خواہشوں کی غلامی
میں آ کر دکھ پاتا ہے۔

(۸) اس مایا کے جال سے چھوٹنے کے واسطے یہ مانش کی زندگی ہے
جس میں ایک ذریعہ اختیار کر کے اپنی روح کو پاک کر کے اپنا اصلی مقام
کو حاصل کر لیوے۔ جس نے مانش کی زندگی دھارن کر کے بھی اس روگ

تی مخلصی کی خاطر جتن نہیں کیا وہ محض لٹھو اور نادان ہے - آخر اپنی غلطی کا عوضانہ پانے میں بہت پچھتائے گا -

بچن (۹) پہلے جھوٹھی چیز کو ست مان لینا - اور اس کی محسوسات کو دھارن کرنا - پھر اس کی خواہش کی گرفتاری میں آجانا - پھر اس کی پراپتی پر خوشی اور غمی کو محسوس کرنا یہی ایک بڑی قید ہے جس میں ہر وقت بھے بھیت رہتا ہے - تمام دنیا اس مجبوری میں جکڑی ہوئی ہے - اور اندر سے اتنی لاچار ہو رہی ہے -

بچن (۱۰) وہی اصلی بالشٹ ہے جس نے اپنی روح کا علاج کیا - اور اس عذاب سے مخلصی حاصل کی اس کی زندگی موج سے بھی زیادہ مشہور ہوئی ہے -

" (۱۱) اصلی خوشی جو ہمیشہ دائم قائم رہنے والی ہے - اور تمام فرو دالون سے بالاتر ہے - وہ آتم شکتی یعنی سنسار کی جو زندگی ہے - ہر ایک قالب کے اندر چمک رہی ہے - ذرہ ذرہ اس کی طاقت سے کھڑا ہے - اسی کو ہر کہہ یا مقتدا الٰہی شکتی کہا گیا ہے - اسی طاقت کو حاصل کرنے سے اس گہرا نراسیتا سے چھٹکارا ملتا ہے -

" (۱۲) اللہ تو سب کے وہ طاقت موجود ہے مگر جیو اس کو پہچان نہیں سکتا

کیونکہ اپنی خواہشوں کی گرفتاری اس کو ادھر ادھر بھرماتی رہتی ہے جس وقت وہ اپنی خواہشوں پر قابو پا لیتا ہے۔ اُس وقت وہ اپنے اندر ست آنند کو پراپت ہو جاتا ہے۔ پھر تمام قیدوں سے رہائی پا جاتا ہے۔ اُس حالت کو پرم دھام یا معراج کہا گیا ہے۔ سب کا آخری انجام وہ ہی جگہ ہے یعنی اپنا ست سروپ جو ہمیشہ خوشی اور پورن ہے۔ ہر ایک مانش کو اُس کی تلاش کرنی چاہیئے۔ وہ ہی اس زندگی کا پھل ہے۔ اگر اسکو حاصل نہیں کیا تو اننت کونز اس ہی دنیا سے چلا جائے گا۔

(۱۳) اصلی کوشش کو دھارن کرنا اصلیت کی تحقیقات کرنی اس مانش زندگی کا مشن ہے۔ سبکو اپنی عاقبت کا وچار کرنا چاہیئے۔ اور اِس عذاب سے چھوٹنے کی کوشش کرنی چاہیئے

(۱۴) خواہشوں سے ایکدم کوئی بھی نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ اِسواسطے پہلے غیر ضروری خواہشوں پر قابو پانا چاہیئے۔ غیر ضروری خواہشیں جیو کو آتی کلیش دینے والی ہیں۔ غیر ضروری خواہشوں پر قابو پانے سے نجات کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔ یعنی نیک کرم آدمی پرم گنوں کو دھارن کرنیکی کوشش کرتا ہے جیوں جیوں نیک کرم کرتا ہے۔ تیوں تیوں خواہش کی آگ کم ہوتی جاتی ہے

اور حالت بے خواہشی یعنی پریم کی زندگی پراپت ہوتی ہے۔

(۱۵) غیر ضروری خواہشوں پر قابو پانے کے بڑے زبردست ہم حرف یہ ہی ہیں۔ سادگی۔ تپسیہ۔ سیوا۔ ست سنگ۔ ست سمرن وغیرہ ان کی دھارنا سے جیو اپنے آپ پرماتما کو پانے کی شکتی پیدا کر لیتا ہے۔ یہ ہی حالت بالشٹ زندگی کا سادھن ہے۔

(۱۶) جو آدمی ان نیموں کے اُلٹ چلتا ہے۔ وہ اپنی ناجائز خواہشوں میں آکر ہر جگہ ذلت و خواری پاتا ہے۔

(۱۷) سب مذہبوں کے رہنماؤں کا مقصد یہ ہی تھا کہ جیو آتش وان سنسار میں آکر اصلی خوشی کو حاصل کر لیوے۔ مگر اُن کے پیچھے جو چلنے والے ہوئے۔ اُنہوں نے صرف بادمباد کو حاصل کرنا ہی سیکھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا میں اشانتی ادھک ہو گئی۔ کیسی ہی نیک آدمی کو اُن کی اصلیت کا پتہ لگا۔ کہ جس طرح اُن بزرگوں نے نیک عمل دھارن کرکے راحت ابدی حاصل کی اُسی طرح مجھ کو کوشش کرکے راستی کی تلاش کرنی چاہیئے۔ وہ ہی انسان اصلی مقصد کو جاننے والا ہے: اس کے بغیر سب جہالت اور خود غرضی کا مقام ہے۔ اصلیت کی تحقیقات کرنا سب کا فرض ہے۔

محض بزرگوں کی بزرگی سے نجات نہیں ملتی جب تک کہ اپنے اندر وہ نیک اصول نہ دھارن کیے جاویں۔

بچن (۱۸) سب سے پہلا نیک اصول یہ ہے سادگی۔ اس اصول کے دھارن کرنے سے انسان بہت غیر ضروری خواہشوں پر قابو پا جاتا ہے۔ اور نرمل بدھی سے اصلی خوشی کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

" (۱۹) لباس، خوراک اور وچار کو سادہ کرنے کا نام "سادگی" ہے۔ ان تین عادتوں کی گرفتاری میں یہ جیو لاچار رہتا ہے۔ اس واسطے "سادگی" کو دھارن کر کے ان سے نجات حاصل کرنی چاہیے۔

" (۲۰) لباس سادہ سے پریم بڑھتا ہے۔ عاجزی آتی ہے۔ لجیا اور ادب حاصل ہوتا ہے۔ اور تھوڑی آمدن پر گذارہ چل سکتا ہے۔ ضرورتوں کی زیادتی پاپ کرنے کی طرف راغب کرتی ہے۔ سادگی کے دھارن سے اس اندھکار سے چھوٹ جاتا ہے۔ سادگی ہی جیون ہے۔ عیاشی مرتیو ہے۔ سادگی سے من وچاروان ہوتا ہے۔ اپنے بھلے برے کو اچھی طرح سوچ سکتا ہے۔ سادگی دیوتاؤں کی دھارنا ہے۔ نمائشی زندگی راکھشوں کی دھارنا ہے بڑی سے بڑی کوشش کر کے سادگی کے جیون کو اختیار کرنا چاہیے۔ اصلی

خوشی کا راز اس میں ہی ہے۔

,, (۲۱) خوراک زیادہ کھانے سے صحت اچھی رہتی ہے۔ بدھی نرمل ہوتی ہے اور من کی واسنا پر قابو پانے کی شکتی پرگٹ ہوتی ہے جس کی خوراک سادہ نہیں۔ یعنی مانس شراب اور دیگر منشی چیزوں کا عادی ہے۔ وہ کبھی بھی اصلی خوشی کو حاصل نہیں کر سکتا۔

,, (۲۲) وہ چیز کبھی بھی کھانی نہیں چاہیئے جس سے بدھی پر اثر پڑے بدھی کے برے اثر کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ ست اَست کا وچار نہ رہے جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ ایسی چیزیں کھانے سے طاقت بڑھتی ہے۔ وہ محض نادان ہیں۔ سب سے بڑی طاقت اس وجود میں بدھی یعنی عقل کی ہے اگر عقل پہ چھایا غفلت کی آجاتی تو کوئی بھی وجود کیا پرندہ صحیح کام نہیں کر سکتا۔

,, (۲۳) سب ودیا کی سار اور نیک بزرگوں کی ہدایت یہی ہے۔ کہ اپنی بدھی کو نرمل کرو جس سے بڑے ایشور کو پا سکو گے۔

,, (۲۴) جس کی خوراک سادہ نہیں وہ کبھی بھی سچائی کو حاصل نہیں کر سکتا۔ مانس شراب اور منشی چیزوں کے استعمال کرنے سے کرودھ اور غصہ زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ خود غرضی میں آکر بڑے سے بڑے اَنیاچار کو دھارن کر لیتا ہے

بچن (۲۵) چترائی کا نام عقلمندی نہیں ہے جو کہ ایسی خوراک کھانیوالوں کے اندر اکثر ہوتی ہے۔ یہ جہالت اور من مُکھتا ہے۔ عقلمندی حق اور ناحق کی پہچان کا نام ہے۔ جس سے جیو کو اصلی خوشی ملتی ہے۔

" (۲۶) خوراک اور لباس کا اثر من پر بہت پڑتا ہے۔ اسواسطے انکی سادگی نہایت ضروری ہے۔ جو کہ اصلی خوشی دیتی ہے۔

" (۲۷) وچار کی سادگی یہ ہے۔ کہ ہر ایک سے نرکپٹ ہو کر وچار کرنا۔ دل میں بُغض نہ رکھنا سادھارن گفتگو کرنی جس میں کچھ واد نہ ہووے۔ اور بچن سوچ کر کے اُچارن کرنا۔ اس سے اپنا من شانتی پکڑتا ہے اور دوسروں کو بھی سُکھ ملتا ہے۔ اور بہت عذابوں سے رہائی ملتی ہے۔

" (۲۸) سادگی کا نیم اصلی زندگی کی بُنیاد ہے۔ اسواسطے اگر کوئی اپنے گناہوں سے مُخلصی چاہے یا راحت ابدی کی تلاش کرے پہلے سادگی کو درڑھ وشواس کر کے دھارن کرے۔ کیونکہ سب پاپوں کی جڑھ نمائشی زندگی ہے۔ اس نمائشی زندگی سے آچار وچار بالکل نشٹ ہو جاتا ہے۔ اور مانش کے اندر گھمنڈ اندھکار چھپا جاتا ہے جس سے پھر کسی صورت میں بھی اپنے من پر قابو نہیں پا سکتا۔

" (۲۹) اصلی خوشی اور پریم کا مرکز سادگی ہی ہے جس نے دل وجان سے

دھارن کی وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر اصلی خوشی کو پراپت ہُوا - اور اپنے اصلی انجام کا مالک بنا - اصلی دھرم کی بنیاد یہ سادگی ہی ہے -

،، (۱۲) جتنی کھانے اور پینے کی گرفتاری میں رہے گا اتنا ہی انسانی کو پائے گا - اِسواسطے یہ وچار کرنا چاہیئے کہ اعلےٰ سے اعلےٰ کھانا کھانے سے بھوک کا عذاب تو دُور نہیں ہوتا اور نہ ہی اعلےٰ سے اعلےٰ پوشاکیں پہننے سے دل کی خواہش پوری ہوتی ہے - آخر بھوک کا اور اگنی ہی جاتا ہے - اسلئے زندگی میں ہی اپنی عادت پر قابو پانا چاہیئے - سادگی کو دھارن کرنا چاہیئے - جس سے سب پاپوں سے چھوٹ کر اصلی شانتی کو پراپت ہو سکے -

،، (۱۳) خواہشات رُوپی اگن میں یہ اندریوں کے بھوگ گھرت سمان ہیں - جیوں جیوں کوئی بھوگ بھوگتا ہے خواہش کی آگ میں لاچار ہوتا جاتا ہے - بنا ان وچاروں کے کبھی بھی اس عذاب سے چھوٹ نہیں سکتا -

،، (۱۴) اپنی بدھی کو قائم کیکے ٹھیک وچار دھارن کرنا چاہیئے جس سے بیراگی اور بیقراری سے نجات ملے - یہ ہی سامان اس زندگی کو پوتر کرنے والا ہے - جو وچار ہین ہے - وہ کبھی بھی شانتی کو پراپت نہیں ہو سکتا

فقط پہلا "سادگی" سادھن سماپت ہُوا

پانچواں اُپدیش

آتمک اُنتی کا مُکھیہ دُوسرا سادھن "ستیہ"

بچن (۳۳) ست کے معنی یہ ہیں جو چیز ہمیشہ واقع قائم ہے۔ اسکی تلاش کرنی۔ اُس کی کوشش اُس کے مطابق اپنے جیون کو بنانا۔ ہر ایک بات کو صحیح وچار کرنا ہر ایک بات کو صحیح عمل میں لانا یہ ست کا سروپ ہے جب تک ست کی تحقیقات نہ کی جاوے تب تک کبھی بھی خواہشوں سے عبور نہیں پا سکتا

بد (۳۴) اپنا بول تول ہر پہلو میں سچا رکھنا یہ ست کا سروپ ہے۔ جو دل بیں بات ہووے۔ وہ زبان سے کہنی یہ ست کا سروپ ہے۔ سچائی کی

خاطر ہر لمحہ اپنے پاپوں سے مُکتی حاصل کرنی یہ ست کا سروپ ہے ۔ ست ہی سادھن ہے ۔ ست ہی دھرم ہے ۔ ست ہی شانتی ہے ۔ اسواسطے ستیہ کی تحقیقات کر کے عمل میں لانا ہی اصلی بندگی اور ریاضت ہے جبتک سچائی کی تلاش نہ کرے تب تک کبھی بھی اس دُنیا کے جال سے رہائی نہیں پا سکتا ۔

بچن (۳۵) سب سنسار متھیا ہے ست ہی ایک ایشور ہے ۔ اس وشواس کو دھارن کرنا ست کی اصلی پوجا ہے ۔ ناش وان دُنیا کے دُکھ سے سچائی کی تلاش سے نجات ملتی ہے ۔ جو آدمی ست وادی نہیں وہ اپنی عقل کا چور اور مکار ہے وہ کبھی بھی راحت کو حاصل نہیں کر سکتا ۔

بچن (۳۶) ست کے سادھن سے نڈرتا اور پریم حاصل ہوتا ہے ۔ سب زندگی کا معراج ست کی تلاش ہے ۔ ست کا وچار ۔ ست کی کوشش ہی ہے جس کے اندر ایسے جذبات نہیں آتے ۔ وہ ہمیشہ کے واسطے دُنیا میں تراس رہتا ہے ۔ ست کا سادھن ہی مُول دھرم ہے ۔

" (۳۷) بڑی سے بڑی کوشش کر کے ست وشواسی ہونا چاہئے جو آدمی ست کا دھارن کرنے والا ہے ۔ وہ ہی بڑا اپدیشٹر اور گیانی ہے ۔ ست کا سادھن بہت مشکل ہے ۔ جب تک اپنی عقل پاپوں کی گرفتاری میں ہے ۔ تب تک کبھی بھی

ست کے سروپ کو انوبھو نہیں کر سکتا۔

بچن (۳۸) ست کے دھارن سے سبل سنتوکھ اُودھارتا۔ پریم اور سمتا پراپت ہوتی ہے۔ جو آتمی وکاروں کو ناش کرنے والی ہے۔ یہ ہی گن مکتی کے دینے والے ہیں۔

" (۳۹) جس کے اندر ست وشواس نہیں ہے۔ وہ کپٹ مان مدھ۔ ایرکھا دویش۔ لوبھ۔ اور موہ کی اگن میں جلتا رہتا ہے۔ یہ ہی حالت اصلی جہالت ہے جس سے جیو بہت کلیش وان رہتا ہے۔

" (۴۰) بڑی کوشش کر کے ست دھارن کرنا چاہیئے کسی قسم کی اپنی عادت کی گمراہی میں نہیں آنا چاہیئے۔ یہ ہی اصلی خوشی ہے۔ اور سیا دھرم کی جڑ ہے۔

" (۴۱) اپنے سوبھاؤ پر اٹل رہنا چاہیئے خود غرضی کے دام میں آکر پھسلنا نہیں چاہیئے دل کی سیاہی تب ہی دور ہو سکتی ہے۔ ست ودیا کی ساہیتا ہی ہے۔ اگر تم ست کو دھارن کر لو۔ اور گاڑھی ست کوشش کرو تب تم

" (۴۲) غیر ضروری خواہشوں سے غبور پا جاتا ہے۔ جو ست کو عادی ہے۔ اور وہ ہی ہر وقت اپنے دل مالک ہے۔ اور وہ ہی اپنے اندر اپنی عفلت پہ

پچھتاپ کرتا ہے۔ اور وہ ہی بدھیمان پرش اصلی شانتی کو پا سکے گا۔

بچن (۴۳) ست ہی زندگی ہے۔ ست ہی ایشوریہ ہے۔ ست ہی گیان ہے ست ہی دھیان ہے۔ ست ہی معراج ہے۔ بڑی سے بڑی کوشش کر کے ست کے میدان میں چلو۔ راستے میں راہزن پڑے ہیں۔ جو ایکدم گمراہ کرنیوالے ہیں۔

" (۴۴) اس دنیا میں اصلی خوشی کا مقام ہی ست کا آچرن ہے۔ جو اس ست کی تلاش میں رہتا ہے۔ وہ تمام سنشوں سے مکتی حاصل کرتا ہے اور اپنے اصلی جیون کو پا لیتا ہے۔

" (۴۵) گوروؤں کی ہدایت گرنتھوں کا وچار اوتاروں اور پیغمبروں کا معجزہ یعنی سدھی ست ہی ہے۔ اسواسطے اس دھارنا کو دھارن کرنا ہی اصلی دھرم ہے۔

" (۴۶) ست ہی کی کھوج اصلی کوشش ہے۔ ست کا وچار ہی اصلی خوشی اور آنند ہے۔ ست کا اچارن کرنا ہی اصلی جیت ہے جو ست وچار۔ ست کی کوشش اور ست کا بول۔ تول دھارن کرتا ہے وہ ہی اجیت پرش دنیا میں مانا گیا ہے۔ سب دنیا اس کی خدمت گذار ہے

اور وہ ہی ایشور پرست اور حق پرست ہے - اپنی زندگی کو زندہ کرنا یہی
ست کا سادھن ہے ۔

بچن (۴۷) سب جتن مانش کے اُپکار تھ ہیں - جس کے من میں
ست وشواس - ست کی کوشش - ست کا وچار نہیں آیا - تپ
جپ پُن دان اور کٹھن سے کٹھن تپسیا کا سار یہ ہی ہے - کہ من میں ست پر اُدِتا
پیدا ہو جاوے اور ہر وقت ست کے سادھن میں مگن رہے - یہ ہی خوشی ہے
اور نجات ہے ۔

" (۴۸) جیوں جیوں ست کی تلاش کرتا ہے - تیوں تیوں جھوٹ کا حجاب
دُور ہوتا جاتا ہے - سنشے شوک سب رفع ہو جاتے ہیں مستقل مزاجی پیدا
ہو جاتی ہے - اُس وقت بڑی کوشش کر کے اپنے من کو قابو کر لیتا ہے -
وہ ہی کامل بزرگ ہے - اُس نے ہی دُنیا کا امتحان پاس کیا ہے - اور آنند
لے کر دُنیا سے چلا ہے ۔

" (۴۹) ست کی تلاش کسی خاص مذہب کی پابند نہیں ہے - ست کا سبق
اندر سے قدرت خود دے رہی ہے - مگر جہالت سے پتہ نہیں لگتا جس کو
موت کا خوف ہے - وہ ہی ست کا سادھن کر سکتا ہے - سب مذہبوں کا مشن

ست کی تلاش ہے۔ اسواسطے بادمیاد کو دور کر کے سچائی کی تلاش کرنی چاہیئے

(۵۰) ہر وقت اپنی ضمیر کو سچائی میں راغب رکھنا چاہیئے کبھی وقت بھی
اَست بھاؤنا نہ پیدا ہونے دیویں۔ تب ست کا اصلی جذبہ بڑھتا ہے۔ من اور
اندریاں ہر وقت جھوٹ کی طرف گرفتار کرنیوالی ہیں۔ اس واسطے نرمل بدھی
سے نرمل وشواس سے ان وکاروں پر قابو پا کر ست کا عادی ہو سکتا ہے
وہی شوربیر ہے جس نے اپنی عادت کو قابو کر کے ست کا ابھیاس کیا

(۵۱) خود غرضی یعنی سوارتھ بدھی کو چھوڑ کر پرمارتھ کا ابھیاس جو کرتا
ہے۔ وہی ست کے اصلی آدرش کو پراپت ہو سکتا ہے ایسا ایک عمل کرتے
کرتے اُس کے اندر یکسوئی آجاتی ہے۔ یکسوئی سے وہ اصلی آنند کو انوبھو
کر لیتا ہے۔ جو اصلی خوشی ہے

(۵۲) جس نے دنیا کو ناپائیدار سمجھا ہے۔ یقین کر کے اپنی غفلت کو
کو چھوڑنے کی کوشش ہر وقت کیا ہے۔ وہ ہی ست کا متلاشی ہے ایک دن وہ اصلی
خوشی کو حاصل کر لیوے گا۔

(۵۳) جو ہمیشہ من کی درستی کو دیکھتا ہے۔ اور [illegible] ہوتا ہے
بُرے کرم سے وہ سچائی کو حاصل کر سکتا ہے۔ وہ ہی نیک نیت اور [illegible] ہے۔

"(۴ ۵) ست کا سادھن کٹھن ہے۔ مگر اصلی خوشی اسی میں ہی ہے۔ اسلئے جو چیز انجام میں سکھدائی ہووے اسکو کوشش کر کے دھارن کرنا چاہئیے۔ سب زندگی کا سار سادھن یہ ہی ہے۔ کہ من ست وشواسی اور ست کرمی ہووے۔ اگر یہ مدعا حاصل نہیں کیا۔ تو اسکی زندگی سب اکارتھ اور دنیا کے جھگڑے میں ہی گذر گئی آخر سب امیدوں سے نراس چلا جاتا ہے۔

"(۵۵) سچے دھرم کا جاننے والا سچا پرش کا دھرمی اپنے بزرگوں کا ہے جس نے اپنے من کو سچائی کی طرف لگایا ہے۔ وہ ایک دن اپنے پورن آنند کو پراپت ہوجائیگا۔ ست کی دنیا ہی زندگی ہے۔ ہر وقت کوشش کرو ست کے سادھن کی مانش زندگی میں یہ ہی کوشش نجات کے دینے والی ہے۔

"(۵۶) سب دنیا کی طاقتیں ست کی آدھار میں اپنے اپنے اصول پر قائم رہتی ہیں۔ اسواسطے مانش زندگی کو دھارن کر کے ایسا ہی جیون اختیار کرنا چاہئیے یعنی اپنے ست نیموں پر قائم رہنا چاہئیے یہ ہی سادھن کلیان کے دینے والا ہے۔ دنیا عذاب کا گھر ہے۔ کوشش کر کے اپنے من کے اصلی منورتھ کو پورن پائیں اور بزرگوں کی اصلی تحقیقات کا نتیجہ حاصل کریں۔ فقط

رحیم متبسم۔ دوسرا سادھن سمپت ہوا۔

۳۔ جنہوں نے ست کا آدھار لیا وہ نشچا کیا

چھٹا اُپدیش

آتمک اُنتی کا مُکھیہ

تیسرا سادھن "سیوا"

بچن (۵۷) یہ پرم سادھن الیشور شکتی کا پردھان نیم ہے جس کے دھارن کرنے سے جلدی ہی سب وکاروں سے چھوٹ کر پرمانند سروپ میں لین ہو جاتا ہے۔ سوارتھ بدھی یعنی خود غرضی ایک بڑا بھاری اندھکار ہے اس جیو کو جس سے ہر وقت موہ کی اگن میں جلنا پڑتا ہے۔ اور اتی ہی کامناؤں کو دھارن کر کے بڑے سے بڑے اپدرو کرتا ہے۔ یعنی گھور پاپ کرتا ہے۔ یہی دشا نرک کا سروپ ہے اس اندھکار سے چھوٹنے کے واسطے سیوا روپی دیپک اتی اُتم بتائی ہے۔ جو گُنی پُرش اس نیم کے دھارن کرنیوالا ہے۔ وہ سوارتھ اندھکار سے چھوٹکر پرمانند کو پراپت ہوتا ہے۔

بچن (۵۸) جیو کو ہر وقت تین پرکار کی کامنا بنی رہتی ہے۔ یعنی دھن، تن، من کے بھوگوں میں گرفتار رہتا ہے کیسی صورت بھی شانتی کو پراپت نہیں ہو سکتا خواہ بڑے سے بڑے ایشوریہ کو پراپت کر کے بھوگ کرے۔ اس موہ میں دن رات مگن رہتا ہے۔ اور اپنے جیون کو پاپ یکت کر کے ناش کر دیتا ہے۔

" (۵۹) اس تین پرکار کی قید سے چھوٹنے کے واسطے سیوا روپی سادھن ادھک ہتکارتھ ہے سیوا کے دھارن کرنے سے ان سب پابندیوں سے چھوٹ کر ایشور پراپت ہو جاتا ہے۔ وہ ہی اصلی خوشی ہے۔

" (۶۰) دھن کی آشنا وائی پرش کے اندر سے ناش ہو جاتی ہے یعنی پریم اور سیوا میں ترپت ہو جاتا ہے۔ پرکی سیوا پرم تیاگ اور بھگتی ہے۔ اس نیم کے دھارن کرنے سے سب سنکٹوں سے چھوٹ جاتا ہے۔

" (۶۱) نشکام سیوا ہی سیوا کا اصلی سروپ ہے۔ کامنا یکت جو سیوا ہے وہ اندھکار کو بڑھانیوالی ہے یعنی موہ اور مان کی گرفتاری دینوالی ہے۔ اس کھوٹی دھارنا سے کبھی جیو کا بھلا نہیں ہو سکتا جب تک نشکام سیوا نہ دھارن کرے

" (۶۲) نشکام سیوا انش زندگی کا معراج ہے جسطرح پون۔ پانی۔ دھرتی سورج اور چندرما اپنے فرض کو جانکر ہر وقت سیوا میں مصروف رہتے ہیں۔

اسی طرح مانش کو بھی لازمی ہے کہ اپنا فرض جان کر دیو سمرتی کی سیوا کرے۔ تب ایشور کے حکم کو ماننے والا ہُوا۔ اس پنتھا رتھ کلیان سادھن کو دھارن کر کے جلد ہی پرم آنند کو پراپت ہو جاتا ہے۔

بچن (۱۳۱) دھن۔ من۔ تن تینوں کو سیوا کے مارگ میں لگانے سے جیو سب دکھ روپی چھوٹ کر اپنا نتی خوشی کو حاصل کر لیتا ہے۔ اسواسطے سیوا ہی پرم دھرم اور کلیان کا مارگ ہے۔ جو آدمی سیوا کا بھاؤ نہیں رکھتا وہ راکھش بدھی اپنی کا منا کیچا طرح ہر وقت اشانت رہتا ہے۔ یعنی لوبھ موہ۔ مان۔ مد ادیکھا آدی اوگنوں میں ہر وقت جلتا رہتا ہے۔ یہ ہی جیون گھور نرک ہے کبھی پلک بھی اپنے من میں ادھار نہیں پاتا ہے سوارتھ اندھکار ہی کال سروپ ہے۔ بار بار جیو کو است جوگوں میں بھرماتا ہے۔ اس کے چھوٹنے کیواسطے سیوا روپی کھڑگ ادی سکھدائی ہے۔ وہ مانش کبھی امانی خوشی کو حاصل نہیں کر سکتا جسکے اندر پرم کلیان

بچن (۱۳۲) نشکام بھاونا سے جیوں جیوں اپنے تن من دھن کو پر کی سیوا میں اَرپن کرتا ہے۔ ادھک سے ادھک شانتی کو پراپت ہوتا ہے یعنی بسیل بندو کہ۔ کھما دویک وشواس آدی پرم گن انتہ کرن میں پرگٹ ہوتے ہیں جو سب تاپوں کو ناش کر کے اکھنڈ شانتی میں ملا دیتے ہیں۔ اسی سادھن کا نام اصلی بھگتی یا بندگی ہے۔

بچن (۱۳۳) منشیا کلپنا جو جیو کو ہر وقت بھرماتی ہے۔ یعنی تن من دھن کی حیا

ہیں گراستی ہے۔ اس نشکام سیوا کے سادھن سے یہ سب وکار ناش ہو جاتا ہے۔
اور جیو اپنے شو سروپ پراپت ہوکر اِبناشی سُکھ کو پراپت ہو جاتا ہے۔ یہ ہی مارگ کلیان کا ہے
بچن (۹۶) جب تک سیوا کو دھارن نہ کرے۔ تب تک ممتا کا ناش نہیں ہوتا۔ جو
جنم مرن کا کارن ہے۔ نرمل بُدھی سے اپنے دھن اور من کو پر کی سیوا میں ارپن
کرے۔ اور انتر سے نرمان بھاؤ کو دھارن کرے۔ تب ممتا کی پھانسی ناش ہو
جاتی ہے۔ اور ممتا بدھی موکھش سروپ پرگٹ ہوتی ہے۔ اُسوقت جیوا اپنی
سب کامناؤں پر قابو پا جاتا ہے۔ اور نت سروپ میں استھت ہو جاتا ہے۔
اس کا نام موکھش یا نت آنند ہے۔
" (۹۷) من کی کامنائیں تب تک کبھی بھی ناش نہیں ہوئیں جب تک اپنے
اندر ممتا یعنی خود غرضی کا عذاب دھار رکھا ہے اور نہ ہی اصلی دھرم کو پہچان
سکتا ہے۔ خود غرض یعنی سوارتھ بُدھی والے کا نہ تو دھرم اور نہ ایشور کا کوئی
اعتبار ہے۔ وہ کپٹی اور فریبی اپنے داؤں میں اپنے سُکھ کی خاطر سب کو پھنسانا ہی
یہ ہی بھاونا رکھنوں کا جیون ہے۔ اور ہر وقت ترشنا کی اگنی میں جلتا رہتا
ہے۔ آخر اس دُنیا سے بہت سنکٹ لے کر جاتا ہے۔
" (۹۸) من کو اگر سیوا کی طرف نہ لگایا جاوے۔ تو وہ خود غرضی میں گرفتار ہو

جاتا ہے۔ یعنی من کا کام ہے۔ کچھ نہ کچھ کرتے رہنا۔ اگر دھرم کی طرف نہ لگایا جاوے تو ادھرم کو تو ضرور ہی دھارن کر لیوے گا۔ یہ نسچے کر لیویں۔

بچن (۱۹) ہر وقت اپنے من کو ست دھرم کی طرف لگانا چاہیئے جس سے اصلی شانتی کو پراپت ہو جاوے اور ہمیشہ کی الجھن سے رہائی پاوے۔ مانش زندگی کا سار ندیمان ہے جو من کو قابو کر کے ست دھرم میں لگایا جاوے۔ اس جتن سے انت کو پرم سکھ پراپت ہو جاتا ہے۔ پھر کسی سنکٹ میں گرفتار نہیں ہوتا۔

" (۲۰) اپنے دھن کو پرمارتھ ادھیکاری کی سیوا میں ارپن کرنا چاہیئے۔ اپنے تن کو دکھی دین اناتھ اور لوک سیوا میں لگانا چاہیئے۔ اپنے من کو قابو کر کے ایشور کے چرنوں میں جوڑنا چاہیئے۔ ایسی سادھنا کرتے کرتے سب وکاروں سے چھوٹ کر ست آنند کو پراپت ہو جاتا ہے یعنی ایشور سروپ میں لین ہو جاتا ہے

" (۲۱) دھن کو جو برے آچار میں خرچ کرتا ہے۔ اور تن کو جو برے کرموں میں لگاتا ہے۔ اور من کو سوارتھ کی خاطر لگائے رکھتا ہے۔ وہ ہی چنڈال کا سروپ جاننا چاہیئے ہر وقت پاپ کرم میں باندھا ہوا۔ اپنی زندگی کو ناش کر دیتا ہے یہ ہی پاپا کا پرچنڈ سروپ ہے۔ بڑی کوشش کر کے اپنے من کو ان وکاروں رکھنا چاہیئے۔ جس سے سب پاپوں سے خلاصی ملے۔

(۷۲) دھن سمپت کی جو آشا اور تن کا مان اور سندرتائی من کا آگتی واسنا میں گرفتار رہنا یہ ہی گھور جال ہے جس سے جیو ایک پلک کبھی رہا نہیں ہو سکتا۔ بڑی سے بڑی سمپدا مان بھوگ پراپت کر بھی لیوے۔ تو بھی ہر وقت ترشنا ونت رہتا ہے یعنی ایک پلک کا دھیرج نہیں پاتا اگیان جو جیو کو ہر وقت اشانتی کا کارن ہے اس کو نشکام سیوا کے شستر سے کاٹنا چاہیئے۔ تب ہی اکھنڈ شانتی کو پراپت ہو سکتا ہے۔

بچن (۷۳) جو ہر وقت دوسرے کی بھلائی چاہتا ہے۔ اور اپنا تن من دھن کو تیاگنے سے ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا وہ ہی اعلیٰ تیاگی اور دانی ہے۔ اور مارگ دھرم کا اس نے ہی نرمل جانا ہے۔ دوسرے کی سیوا سے اپنا پاپ ناش ہوتا ہے اسواسطے بڑی سے بڑی کوشش کر کے سیوا کا آدرش دھارن کرنا چاہیئے۔ پاپ وکار سے تب ہی چھٹکارا ہو سکتا ہے جب درڑھ نشچے سے سیوا کے مارگ میں لولین ہووے۔

" (۷۴) سیوادار کے اندر اُدھک گُن پرگٹ ہوتے ہیں۔ یعنی پریم۔ ایکتا۔ نمرتا۔ تیاگ ویراگ سیل سنتوکھ آدمی دھرم کا یتھارتھ سروپ پرکاش کرتا ہے۔ یہ ہی رہنی سنت پرشوں کی ہے جس نے ایسی دھارنا کو پراپت کر

لیا اُس نے پرلوک دونو کو جیت لیا۔ دُرلبھ اُس کا جیون لوگوں کیواسطے
آدرش بن گیا۔

بچن (۷۵) جو اپنی خلاصی چاہیے دھرم ایمان کا متلاشی ہووے۔ وہ سیوا مارگ کو دھارن کرے۔ سب سکھوں کی سار اور بزرگوں کا جیون سیوا ہی ہے،

،، (۷۶) اپنی غفلت سے تب ہی چھوٹ سکتا ہے جب اپنے آپ میں تیاگ کرنیکی شکتی دھارن کرے۔ اگیان میں آکر جیو نے مِتھیا کلپنا اور بھوگ واسنا کا بھنڈار جو شریر ہے۔ اپنا سروپ مان لیا ہے۔ اسی غفلت میں ہر وقت دُکھی اور بھے بھیت رہتا ہے۔ اِس اگیان سے چھوٹنے کے واسطے پر اُپکار روپی مارگ سہج ہے۔ یعنی شریر کی سب کامنا دوسرے ارپن کرتا جاوے اور اپنے اندر رکھے نشکام چت ہوتا جاوے اِس نتیجہ سے وہ نت سروپ اور پرم آنند کو پالینا ہے

،، (۷۷) اس کامنا کی اگن سے چھوٹنے کے واسطے یہ ہی سیدھا سادھن ہے، کر اپنی ضرورتوں کو تیاگ کے دوسرے کی ضرورتیں پورن کرے۔ جیوں جیوں دوسرے کی سیوا میں پرورت ہووے گا تیوں تیوں نشکام اوستھا کو پراپت ہوتا جاوے گا۔ جس وقت اتنی ہی پراپت اور پرسکھ میں لین ہو جائے گا۔ اُس وقت

نہہ کرم سروپ پرم شانتی کو پراپت ہووے گا۔ جو اصلی دھام ہے۔ ہر وقت
اپنی فرودتوں پر قابو پا کر دوسرے کی سیوا میں استھت ہونا چاہیے۔ اِس دھارنا
سے ہی حالت بے خواہشی یا آنند اوستھا پراپت ہوتی ہے۔

بچن (۷۸) جو بھی دنیا میں گورو پیر اوتار پیغمبر آیا ہے۔ اُس کا جیون پر
اُپکاری ہی دیکھ لیویں۔ کیونکہ من پر وہ ہی قابو پا سکتا ہے۔ جو اپنی فرودتوں
پر قابو پا لیوے۔ جو اپنی فرودتوں پر قابو پا لیتا ہے۔ اُس کو پھر دوسرے کی
ضرورتوں میں راغب ہونا پڑتا ہے۔ یہ ایشور کا نیم ہے۔ دوسرے کی سیوا
سادھن سے من اصلی سروپ میں لین ہو جاتا ہے۔ جس میں کوئی وکار نہیں
ہے۔ اُس آنند اوستھا کو پراپت ہو کر پھر آواگون سے رہا ہو جاتا ہے۔

" (۷۹) سیوا کے نیم کی اَدھک مہماں ہے جس نے دھارن کی۔ وہ سب
پاپوں سے چھوٹکر اتیا منتی آنند کو پراپت ہو گیا۔ اسواسطے ہر ایک پرانی ماتر
کو اِس پرم گن کا دھارن کرنا چاہیئے جس سے جیو کا کلیان ہووے۔ جو من
میں کامنا رکھ کر سیوا کرے وہ سیوا کے اصلی پھل کو پراپت نہیں ہو سکتا
کامنا کے نوارن کی خاطر سیوا کا سادھن ہے جو نرمل بدھی سے دھارن کیا جاوے
جو کامنا رکھ سیوا کرے تو سب اکارتھ ہے۔ اصلی پھل نہیں پراپت ہو سکتا۔

یعنی سیوا دھارن کرکے بھی اپنی ضرورتوں پر قابو نہیں پا سکتا۔

بچن (۸۱) جو دنیاوی لوگوں کی پراپتی کی خاطر سیوا کرتا ہے۔ وہ کوشش کرکے اپنے آپ کو جکڑتا ہے۔ یہ سادھن سب دکھدائی بندھن سروپ ہے اس سے پاپ کی نِروِرتی نہیں ہوتی سیوا کا مارگ اتی گہن ہے بڑے وچار سے اسکی اصلیت کو پا سکتا ہے۔ ویسے دکھیا دیکھی جو کچھ بھی کرتا ہے اُس کا پھل پورن نہیں پا سکتا۔

،، (۸۲) سیوا کا پورن سروپ یہ ہے اپنے فرض کرکے دکھیوں کا دکھ نوارن کرے من میں کامنا بالکل نہ رکھے اور یہ وچار درڑھ کرے کہ اس جھوٹ دیہی سے کسی کا بھلا ہو جائے تو بہتر ہے۔ اس دنیا اک دن چلنا ضرور ہے۔ اسواسطے زندگی میں ہی اس جھوٹے جیون کو پرسیوا میں اَرپن کر دیا جاوے تو بہتر ہے۔ ایسے نرمل وشواس والے پُرش نے سیوا کے اصلی بھاؤ کو جانا ہے۔ اور وہ ہی پرم آنند کو پراپت ہوتا ہے۔

،، (۸۳) جو دکھ پراپت میں سیوا کو دھارن کرتا ہے۔ یا مان مدھ کی خاطر یا کوئی اور کامنا دھار کرکے وہ اصلی سیوا دھرم کو نہیں پہچان سکتا۔ اور نہ ہی اصلی سیوا کر سکتا ہے۔ نشکارتھ سیوا یہ ہی ہے۔

کہ تن من دھن سے کسی کا بھلا کرے اور من میں نرمانتا دھارن کرے۔
اور اپنی زندگی پر سیوا میں ارپن کر دیوے۔ تب سیوا روپی پرم شانتی
کو پراپت ہو سکتا ہے۔ وہ ہی پرش الیثور گیاتا اور پرم گیانی ہے۔
اُس کا جیون دُرلبھ ہے۔ اپنی زندگی میں ہی شانت سروپ کو پراپت
کر لیا۔ اور کئی جیوؤں کو سکھ دے کر چلا۔ دھن وہ پُرش جس کا یہ
آدرش ہے۔ فقط

سماپت ہُوا تیسرا سادھن سیوا

برھم ستیم سرب آدھار

شبد ستیم ۔ گرو ستیم ۔ سنت ستیم ۔ سنتوکھ ستیم ۔ دیا ستیم ۔ سنگ ستیم ۔ ستسنگ ستیم ۔ سیوا ستیم ۔ ستیہ ستیم ۔ سمرن ستیم ۔ دھیان ستیم ۔ سیوا ستیم ۔ ستیہ ستیم ۔ سرب ستیم ۔ نیم ستیم ۔ سر ستیم ۔ سر

ساتواں ادھیائے

آتمک اُنتی کا مُکھ

چوتھا سادھن "ست سنگ"

بچن (۸۴) "ست سنگ" - یہ نیم کلیان مارگ کا سار سادھن ہے کہ کھل بُدھی جیو ست سنگ دوارے پرم گتی کو پراپت ہو جاتا ہے - اس واسطے اس نیم کا درڑھ نِسچے سے پالن کرنا چاہئیے - یعنی ہر وقت ست سنگ میں پریم رکھنا چاہئیے - ست سنگ ہی مُکت کی نوکا ہے - ست سنگ سے ہی ست اسَت کا نِرنے ہوتا ہے ست سنگ سے ہی راج نیتی قایم ہے - ست سنگ سے ہی پریم اور ایکتا پراپت ہوتی ہے - ست سنگ سے ہی اپنے بُرے بھلے کا وچار ہو سکتا ہے - ست سنگ ہی سے پرم شانتی کو پراپت ہو سکتا ہے - ست سنگ ہی اصلی دھن ہے جو دُکھ سُکھ میں دھیرج -

دتیا ہے۔ ست سنگ کے سمان سُگم اور کوئی کلیان کا سادھن نہیں ہے۔
ست سنگ سے ہی سب کچھ پاتا ہے۔ ست سنگ سے ہی راجا پرجا دیش
سُکھی رہتا ہے۔ ست سنگ سے سب اپدرو ناش اور پریم پرکٹ ہوتا ہے۔
ست سنگ ہی اُدشدھی سب تاپوں کو ناش کرنیوالی ہے۔ ست سنگ کے بغیر
کبھی بُدھی نرمل نہیں ہوتی جب تک وشیوں پران ہیں تب تک ست سنگ
میں اکثر ہو کر کے اپنے جیون کا اُدہار کرنا چاہیئے۔

بچن (۸۵) سب دُنیائی اور پرمارتھ کا کارن ست سنگ ہی ہے۔ سب دھرم
کی جڑ ست سنگ ہی ہے۔ رُوحانی غذا ست سنگ سے ہی ملتی ہے۔ جس جگہ
ست سنگ کا سماچار نہیں وہ جگہ اور وہ مالک ایک دن تباہ ہو جائیں گے

" (۸۶) من کو رنگ ست رنگت ہی ہے۔ جیسی سنگت ویسا بھاؤ پراپت کرتا ہے
پیدائش کے وقت جیو بالکل اگیان سروپ ہوتا ہے۔ جیوں جیوں دُنیا کی سنگت
کا ملاپ ہوتا ہے۔ تیوں تیوں اُس کے اندر دنیا کی جاگرتی ہوتی جاتی ہے۔ من کی
خوراک ہی سنگت ہے جیسی سنگت سے پالن ہُوا۔ ویسا ہی گُن گرہن کر لیا۔ اِس واسطے
بڑی سے بڑی کوشش کر کے ست سنگ کا پریمی بننا چاہیئے۔

" (۸۷) ہزاروں برس کی تپسیا اتنا پھل نہیں دیتی جتنا کہ دو گھڑی ست سنگ سے

لابھ ہوتا ہے۔ ست سنگ میں سہج ہی سب بھید کا وچار سمجھ آجاتا ہے مورکھ آدمی بھی گن ونت ہو جاتا ہے۔ ست سنگ ہی تیرتھ ہے۔ ست سنگ ہی سب اشٹور یہ کی پراپتی کا کارن ہے ست سنگ ہی جیو کے کلیان کا راستہ دکھاتا ہے۔ وہ انش نہیں بلکہ پشو سے بھی بدتر ہے۔ جو ست سنگ سے پریم نہیں کرتا۔ دنیا میں جنم لے کر پرگٹ ہوتے ہیں وہ ست سنگ کے نہ ہونے سے ہر ایک آدمی اپنا کلیان کا راستہ بھول کر دو بربادی میں آجاتا ہے۔

پرشن (۸۸) ست سنگ کا یتھارتھ سروپ سمجھنا چاہئیے ویسے تو ہر جگہ ست سنگ ہوتا ہی ہے۔ مگر اشانتی بڑھتی جاتی ہے۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ ہر ایک آدمی ست سنگ کی آڑ میں سوارتھ کا دھرم پالن کرتا ہے جس سے بجائے پریم کے دیر لغض آدی وکار پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ یہ ست سنگ نہیں، ادبی سنگ ہے ہمیشہ دکھ کو دینے والا ہے

" (۸۹) ست سنگ وہی یتھارتھ ہے جس میں اکٹھے بیٹھ کر ہر ایک گن اوگن پریم پوروک وچار کرنا اور سننا یعنی جس میں جو بھی وچار ہووے۔ وہ من میں جذب ہو جاوے اگر ایسا ست سنگ نہیں محض تماشہ گاہ بنی ہوئی ہے۔ اس جگہ جانے سے کوئی فائدہ نہیں وہ کاگیش بدھی کو پیدا کرنے والی ہے۔

" (۹۰) ہر ایک واقعات دھرم نیتی۔ راج نیتی کا وچار صحیح طریقہ سے کرنا اور

صحیح طریقہ سے سُننا اس دھارنا کا نام ست سنگ ہے۔ ست سنگ میں بجنتر اور راگ اتنا وشیش فائدہ نہیں دیتے۔ جتنا کہ بالکل شانت مئی ہو کر وچار سُنا جائے۔ ست سنگ کے اصلی معنی یہ ہیں۔ کہ ہر ایک بات کی اصلیت پتہ میں آ جاوے۔ آگے من خود کوشش کرنے لگتا ہے۔ اگر اصلیت کا پتہ نہیں تو ست سنگ کیا سُنا۔ اور ندھیاس کیسے ہو سکتا ہے۔ اسواسطے ست سنگ اصلی معنوں میں ہوگا۔ تب شانتی ملتی ہے۔

بچن (۹۱) ہر ایک بزرگ کی زندگی کے صحیح حالات یعنی واقعات ہر ایک نقطہ کا صحیح وچار الشور پراپتی کا پورن رُوپ ست اَست کا نیتھار جس جگہ نرنہ ہووے۔ وہ ست سنگ ہے۔ جو اپدیشک پیٹ کی خاطر بڑے بڑے واقعات سُناتے ہیں۔ اور خود عامل نہیں اور کچھ داد میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ ست سنگ دھرم کو نشٹ کرنیوالا ہے۔ اور وہ اپدیشک اپدیش نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے پیٹ کا بیوپار کر رہا ہے۔ ست سنگ اور کوسنگ پہلے وچار کر لینا چاہیئے اگر ہو کر اپنی زندگی کا سُدھار کرنا چاہیئے۔ یہ کلیان کارک سادھن ہے۔

(۹۲) نردید۔ نردکھاد۔ نرسنشے۔ نربان سروپ کا جہاں وچار ہووے وہ ست سنگ ہے۔ اس کے بغیر سب بادمباد ہے۔ سب بندھنوں کی بنیادی

تعلیم ست سنگ ہی ہے۔ جس سے جائز ناجائز کا پتہ لگتا ہے۔ مگر صحیح ست سنگ نہ ہونے سے ویرا اور ابیر کھا بڑھ جاتی ہے۔ اور دُش میں اپدر و پرگٹ ہو جاتا ہے۔ جو اپدیشک نِرلوبھ ہو کر ست وچار کی سیوا کرتا ہے۔ اُس کا ست سنگ شانتی دینے والا ہے۔ اِسواسطے ہر پہلو میں صحیح وچار حاصل کر کے ہی اھینت کو پراپت کر سکتا ہے۔

بچن ۱۳۱۹۔ ست سنگ کا پہلا اصول اکٹھا مل کر بیٹھنا۔ دوسرا اپنی بہتری کے ذریعے وچار کرنے۔ تیسرے اصلی دھرم کا وچار شروع کرنا تمام بزرگوں کی زندگی کے حالات سے واقفی حاصل کرنی۔ چوتھے اس سنسار میں آنے کا پرمارتھ لابھ وچار کرنا۔ پانچواں ہر ایک وگن نوارن کرنے کا بھاؤ پہچاننا اور ست دھرم میں جاگرتی حاصل کرنی۔ چھیواں اندھ وشواس سے نجات حاصل کرنی اور ست وشواس کو دھارن کرنا۔ ساتویں اپنے گراوٹ کے کارن کو وچار کرنا۔ اور دکھاد سے مخلصی حاصل کرنی۔ اور بھی کوٹاں کوٹ فائدے ہیں۔ اسواسطے ست سنگ کا ضروری جیون دھارن کرنا چاہیے۔ ست سنگ سے صحیح وچار صحیح وشواس۔ صحیح کوشش پراپت ہوتی ہے۔ سب زندگی کی ترقی کا دارومدار ست سنگ ہی ہے۔ پریم کا ساگر اور ریاپ کی نشدی

یہ ست سنگ ہی ہے۔ نسچہ کر کے پدھارنا چاہیئے۔

بچن (۹۴) ست سنگ میں اکٹھے ہو کر کے ست سروپ کا وچار کرنا چاہیئے اپنے برے آچاروں کو چھوڑنا چاہیئے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے ست پرشارتھ کو دھارن کرنا چاہیئے۔ مانش زندگی کے اصلی فرض کو وچار کرنا چاہیئے۔ یہ سب گن ست سنگ سے پراپت ہوتے ہیں۔ ہر وقت اس سادھن کو دھارن کرنا چاہیئے۔

بچن (۹۵) جس مانش میں ست سنگ کا پریم نہیں جس قوم میں ست سنگ کا بھاؤ نہیں کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتی۔ خواہ وہ اور جتنی بھی کوشش کرے۔ سب سے پہلے ترقی کا منار ست سنگ ہی ہے۔ کوشش کر کے ہر ایک کو سیلوا کا لابھ اٹھانا چاہیئے۔ سب دیش اور دھرم کی ترقی اور زندگی ست سنگ سے ہی ہے پرم آپار مہاں ہے۔ دھارن کر کے اصلی لیش کو پراپت کرنا چاہیئے

"ست سنگ" چوتھا سادھن سماپت ہوا

بمرطم سنیتم سرب آدھار

۳۰۶۰

آٹھواں اُپدیش

آتمک اُنتی کا مُکھیہ

پانچواں سادھن "ست سمرن"

بچن (۹۸) ست سمرن! یہ نیم انسان سے دیوتا بنانے والا ہے۔ نانک سے آتمک بنانے والا ہے۔ اندھ وشواس سے شدھ وشواس دینے والا ہے۔ جنم مرن سے مکتی کے دینے والا ہے۔ دکھ اور سکھ میں اچھی دینے والا ہے۔ ودیا اور اکھیلی سے چھڑانیوالا ہے۔ اتی چنچل من کو اچل کرنیوالا ہے۔ بدھی کو ست دھام دینے والا ہے۔ سب عبادت ریاضت بھگتی یوگ ست سمرن ہی ہے۔ سب گرنتھوں کی سار سب گوروں کی ہدایت۔ سب اوتاروں کا جیون ست سمرن ہی ہے مانش زندگی کو اوپر کرنے والا کرم کے جال سے چھڑانیوالا۔ ترشنا کی آگ سے ٹھنڈا کرنیوالا۔ اور ابناشی سکھ دینے والا ست سمرن ہی ہے۔ ست سمرن

اصلی بنیاد ہے - اور سب نیم اس کے معاون ہیں - اس سنسار میں آنیکا
نتیجہ ارتھ لابھ اور ناش زندگی کی ادھیکتا ست سمرن ہی ہے - من کا آخری
سادھن بندھ خلاصی کرنیوالا ست سمرن ہی ہے - ست سمرن کا ہی پرکاش
سب گرنتھوں اور بزرگوں میں ہو رہا ہے - اسواسطے اس ناشوان سنسار
میں ست سمرن کو دھارن کر کے کلیان کو حاصل کرنا چاہیئے -

بچن (۹۷) سب پاپوں سے چھٹکارا اور ایشور کی پراپتی ست سمرن ہی ہے
اسواسطے ہر وقت یہ نرمل وشواس دھارن کرنا چاہیئے من کا سروپ ہی
سمرن ہے جس چیز کو سمرتا ہے - اُسی کا روپ ہو جاتا ہے چونکہ سنساری پدارتھوں
کو سمرن کر کے آپ دکھی اور بے دھیان رہتا ہے - اسواسطے ست سمرن کی طرف
من کو لگانا چاہیئے جس سے جھوٹ دُکھ سکھ سے چھوٹ جائے اور ابناشی
سُکھ پراپت ہو جاوے -

بچن (۹۸) ست سمرن سے ہی من کی ورتی لین ہو جاتی ہے - ست سمرن
سے ہی من کا پھرنا ناش ہوتا ہے - ست سمرن سے ہی ایشور کا پرکاش ترت
ہوتا ہے - اسواسطے اصلی یہ سادھن کا مول دھارن کرنا چاہیئے جس سے جلدی
ایشور پراپتی ہو جاوے - ست سمرن سے من کی دھارنا شدھ ہوتی ہے

دھارنا کے شُدھ ہونے سے دھیان پراپت ہوتا ہے۔ دھیان سے اِکاگر
چِت ہو کر ایشور کے آنند کو انوبھو کرتا ہے۔ جو سب سُکھوں کی کھان ہے
دھیان کی درِڑھتا سے ایشور کے سرُوپ میں لِین ہو جاتا ہے۔ یہ ہی وستو
جیون مُکت دھام ہے۔ سب آنند ست سِمرن سے ہی مِلتا ہے۔ اس واسطے
کامِل اُستاد کی سِکھیا دوارے ست سِمرن کو دھارن کرنا چاہیئے۔

,, (۹۹) کرم میں نِہ کرمتا ست سِمرن سے ہی ہے۔ چنچل میں نِشچلتا ست سِمرن
سے ہی ہے۔ پرم آنند سروپ ست سِمرن ہی ہے۔ جن کی ست اپاسنا سب مُکتی دینے والی ست سِمرن ہی
ہے۔ تِرگُنی کلپ برِچھ روپ دینے والا ست سِمرن ہی ہے۔ سب تیرتھوں کی
دھار ست سِمرن ہی ہے۔ گیان۔ وگیان۔ بھگتی یوگ۔ انوراگ۔ ویراگ
ست سِمرن ہی ہے۔ گُروؤں کی مہا اُپدیش کا ادھیکار ست سِمرن ہی ہے۔ سب
پاپوں کا ناش کرنے والا سروگیہ سروپ نارائن کی پراپتی دینے والا ست سِمرن ہی ہے۔
ست سِمرن ہی پرم سِدھی اور پرکاش ہے۔ نِشچل چِت ہو کر ست سرُوپ کا سِمرن
کرنا چاہیئے۔ اسی دھارنا سے سب گُن پراپت ہوتے ہیں۔ اور مماروپی سب
اندھکار ناش ہو جاتا ہے۔ جیو اپنے آپ کی سروپ کو ست سِمرن سے ہی جان
سکتا ہے۔ اس واسطے درِڑھ نیم کر کے ست سِمرن کو دھارن کریں۔

بچن (۱۰۰) من اکاگر ست سمرن سے ہی ہوتا ہے۔ اسواسطے ہر گھڑی ہر لمحہ ست سمرن کو دھارن کرنا چاہیئے۔ ست سمرن سے ہی اندیشو پرکاش ہوتا ہے۔ اور زندگی موت سب کا پران پتہ لگتا ہے۔ ناد سروپ گورو گیان ویاپک انتریامی پرمیشور کا پرکاش ست سمرن سے پرگٹ ہوتا ہے۔ اسواسطے دردھ چت ہوکر ایشور کے نام کا سمرن کرنا چاہیئے۔

،، (۱۰۱) اگم دیش کی پہنچ لیتی حالت غیب کا جاننا ست سمرن سے ہوتا ہے ایشور قانون کی کنجی ست سمرن ہی ہے جس سے تمام کائنات کا گیان ہو جاتا ہے۔ من کے سب وکار جو ایک پلک بھی شانت نہیں ہونے دیتے۔ وہ ست سمرن کی دھارنا سے سب لین ہو جاتے ہیں۔ انتر دکھے جاننا ہو جاتا ہے۔ صبح و شام ضروری کچھ وقت ایشور کا سمرن کرنا چاہیئے۔ سب پاپوں سے خلاصی ملتی ہے۔

،، (۱۰۲) اگر اور زیادہ تپ جپ نہیں ہو سکتا۔ سنساری آدمیوں کو صبح و شام دونوں وقت دردھ نیم کر کے ایشور کا سمرن کرنا لازمی ہے۔ اس ہی سب سدھی ہے۔ من بڑا چنچل ہے۔ آہستہ آہستہ اس کو پکڑ کر ایشور کے سمرن میں لگانا چاہیئے ہر ایک انسان کے واسطے لازمی ہے۔ اپنے مالک کی یاد کریں۔ ایشور کی یاد سے سب بھرم جال کا ابھاؤ ہو جاتا ہے۔ اور انتہ کرن دکھے پرکاش پرگٹ ہو جاتا ہے

بچن (۱۰۳) ست سمرن جو من سے کیا جاوے - وہ سرشیشٹ ہے - سرب سدھی کے
دینے والا ہے - زبان سے جاپ کرنے سے یا بلند آواز کر کے جاپ کرنے سے تمام
کا اثر اُٹھ جاتا ہے - جو انتر جپ کر کے آرادھن کیا جاوے اُسکا اثر من میں موجود
رہتا ہے - اور شانتی دیتا ہے - ایشور کو مالک جان کر جو پریم سے سمرن کیا جاتا
ہے - وہی سمرن یوگ کو پراپت ہوتا ہے - جو دُنیا کا دِکھاوا کرتا ہے - وہ پاکھنڈی
پاپ سے کبھی بھی چھوٹ نہیں سکتا -

" (۱۰۴) ایشور کی پراپتی سب پاپوں کا ناش ست سمرن سے ہی ہے - ایک
ایشور کے نام کی وڈیائی سب پستکوں میں بیان کی ہوئی ہے - جو باطریقہ
ایشور کا سمرن کرتا ہے - وہ ایشور کو پراپت کر سکتا ہے - آہستہ آہستہ ہی
رنگ لگتا ہے - اِسواسطے درڑھ نیم کر کے ایشور سمرن میں چت لگانا چاہیئے
ایک دن ضرور پرم سدھی کو پراپت ہو جاتا ہے - تیاگ - ویراگ - سنیاس
یوگ سب ست نام کے سمرن میں ہی ہیں - دُرمت کو ناش کرنیوالا اور سمتا
کو پرکاش کرنے والا ست سمرن ہی ہے - ایشور کے نام کی اپار وڈیائی ہے
جس کو پراپت ہوئی وہ ہی جان سکتا ہے - زبان بیان نہیں کر سکتی اور
قلم تحریر نہیں کر سکتی - اتنی ہی ابھرج مقام ہے - اپنے عمل کر کے ہی حاصل

ہوتا ہے - اسواسطے بڑی سے بڑی کوشش کر کے نربھے اوستھا شُد
سروپ کو پراپت ہونا چاہیے - وہ پرم دھام اور نروکلپ پد ہے - ایشور
کے سمرن سے ہی پراپت ہوتا ہے - سب دنیا کی سار - سب گیانیوں کی سار
آنند کا بھنڈار ایک ایشور ہی ہے - نرمل پریت کر کے اپنے ہردے میں اُسکا
سمرن کرنا چاہیے - جس سے سب ممتا کا جال ناش ہووے - اور اپنے
نرمل - سروپ سمتا میں استھتی ملے -

بچن (۱۰۵) آتمک اُنتی جو اصلی دھرم ہے ان پانچ مُکھ سادھنوں کے
دھارن کرنے سے پراپت ہوتا ہے - اسواسطے ہر وقت اپنے من کو ان ست
کرموں میں لگانا چاہیے جس سے ایسے پد پراپت ہووے - سب ودیا کی
سار سب یوگ کی سار یہ ہی ہے - کہ من سب پاپوں سے چھوٹ کر اپنے
سُت سروپ میں لین ہو جاوے - پرم سدھی ان پانچ سادھنوں سے
جلدی پراپت ہوتی ہے - اور سب گُنی مہتموں کا جیون آدرش یہ ہی
پانچ نیم ہیں - درڑھ نشچے سے ان نیموں کو دھارن کرنا چاہیے جس سے
دُرمت کا اندھکار ناش ہووے - اور آتم تت میں نیچاپن ملے -

رر (۱۰۶) زندگی کو زندہ کرنا چاہیے - اصلی خوشی کی تلاش کرنی چاہیے

بنرادی سے چھوٹنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اصلیت کی تحقیقات کرنی چاہیئے۔ اپنی زندگی کو خوشبودار بنانا چاہیئے۔ پرانوں کے ہوتے ہوتے نربھے انباشی اوستھا کو پراپت کرلینا چاہیئے۔ اِس سنسار کی گردش کسی کو قائم نہیں رہنے دے گی۔ اسواسطے گردش کے چکر سے نکلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ پاپوں کا تیاگ کرنا چاہیئے اور اِن ست سادھنوں کو دھارن کرنا چاہیئے۔ اِس سے خوشی اور پرسنتا ہے۔ پورن بھاگ والا ہی سچائی کا متلاشی اور سچائی کا بھجن کرتا ہے۔ آخر سچائی کو پراپت کرکے ست ہی ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ آنند سروپ واستو میں ہے۔ فقط۔

پانچواں مکھ سادھن سماپت ہوا

برھم سٹیتم سرب آدھار

از گولڑہ ۲۳ مگھر سمت ۱۹۹۸

ناول اپدیش

"تیرتھ یاترا سدھانت"

(۱) تیرتھ - وہ ہی جگہ ہوتی ہے جس جگہ کوئی ایشور کا پیارا پیدا ہوا ہو - یا رہائش کی ہو یا پرانوں کا تیاگ کیا ہو - یا جس جگہ دھرم بدھ یا دھرم کی مریادا استھاپت کی ہو - یا ایشور کا تپ کیا ہو -

(۲) تیرتھوں پر جانے سے صرف ان حالات کے مطابق وچار کرنا گذشتہ زمانے اور گزرے ہوئے بزرگوں کی زندگی سے کچھ سبق حاصل کرنا ہے

(۳) ان حالاتوں کے بغیر جو جاتے ہیں - وہ محض وقت اور دولت کو برباد کرتے ہیں تیرتھوں کے اشنان سے کوئی فائدہ نہیں جب تک اوپر کے حالات کے مطابق وچار نہ دھارن کیا جاوے -

(۴) سب سے بڑا تیرتھ آتم سروپ ہے جو گھٹ گھٹ دیاپ رہا ہے

اُس کے جاننے سے سب جلن ناش ہو جاتی ہے -

(۵) تیرتھوں پر دان کرنے سے کوئی زیادہ فائدہ نہیں مطابق سادھارن جگہ کے جیسے کہ دان سیوا آدی شبھ گن دیتے ہیں - وہ جگہ ہی تیرتھ ہے -

(۶) تیرتھوں پر پنڈ بھروانا اور گتی کرانا سب بے ارتھ ہے - پنڈ بھرانے سے گتی نہیں ہو سکتی - اپنی کرنی کی ہر ایک جیو پھل پاتا ہے - یہ ایشور کی دیا کا قانون ہے -

(۷) جو چیز دیہہ اور من کو ٹھنڈک دینے والی ہے - وہ تیرتھ ہی سمجھیں - مثلاً ست سنگ - ست وچار - ست سیوا - ست سمرن - گرو اپدیش اور جل کا استھان اور ودیا کے ابھیاس کی جگہ وغیرہ تیرتھ روپ جاننے چاہئیں -

(۸) پرچلت تیرتھ پر جانے کی کوئی ضرورت نہیں ست کرم اور ست دھرم کا دھارن کرنا ہی تیرتھ ہے

(۹) تیرتھ یاترا کا اتنا پھل نہیں - جتنا کہ اپنے من میں ست کرم - ست وشواس - اور ست سمرن کو دھارن کیا جاوے -

(۱۰) جتنی تیرتھ یاترا کی پرتیقتا بتائی گئی ہے - وہ دھرم کے ناش اور دھن کے

لوٹنے والے لوگوں کا پرچار ہے۔

(۱۱) جب تک ایشور وشواس نہیں تب تک کبھی بھی ست کرم اور اپکار کو دھارن نہیں کر سکتا جب تک کرم شدھی نہیں کبھی بھی جیو کو شانتی نہیں خواہ یدیہ پرتیرتھوں کی پردکشنا کیوں نہ کرے۔

(۱۲) مول تیرتھ ایشور وشواس ہے جو آوا گون روپی گھوبال سے چھڑاتا

(۱۳) اپنی بدھی کو ست وچار کر کے نرمل کریں تو تم کو ذرہ ذرہ تیرتھ روپ ہی دکھائی دیگا۔

(۱۴) دھرتی کی سیڑھی اور جل کا پرواہ تیرتھ نہیں ہو سکتا جب تک کہ شکتیمان ایشور کی کتھا کا وہاں پرچار نہ ہووے۔

(۱۵) سب سے زیادہ پاکھنڈ اور اتیاچار دھرم کی ناش اس وقت تیرتھ استھانوں میں زور پکڑ رہی ہے۔ بتاؤ شانتی کہاں ہے۔

(۱۶) لازمی یہ ہی ہے۔ کہ ہر جگہ کو تیرتھ بنا سکتے ہو اپنے نیک وچار اور اپکار کر کے تیرتھیوں کی غلامی دکھ دینے والی ہے۔ غلامی اپنے نیک وچار اور اپکار کی چاہیئے۔ جو تیرتھیوں کا مخزن ہے۔

(۱۷) ایشور وشواس کو دھارن کریں۔ ست کرم اور لوک سیوا کا سادھن

کریں۔ تمام دُنیا کے تیرتھ تمہارے چرنوں کو نمسکار کریں گے۔ تو ہی سرِشٹ
آچار کو دھارن کرکے اکھنڈ تیرتھ رُوپ ہو جائے گا۔

(۱۸) ماں۔ باپ۔ بزرگوں تتھا ہمسایہ کی پریم کرکے سیوا کرنی پڑی
تیرتھ یاترا ہے۔

سماپت ہُوا

"تیرتھ یاترا سدھانت"

از گوپی تیرتھ ریاست کشمیر

دسواں اُپدیش

"دان کا سِدھانت"

(۱) جو فرض کر کے دان نہیں کرتا ۔ غرض کو مدِ نظر رکھ کر دان کرتا ہے ۔ وہ نکھد دان ہے ۔

(۲) جو پبلک اُنتی کی خاطر نہیں کرتا ۔ اور دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنے کی خاطر بھی صرف کرتا ہے ۔ وہ بھی نچلے درجے کا دان ہے ۔

(۳) جو نمائش کو مدِ نظر رکھکر دان کرتا ہے وہ بھی ادنےٰ دان ہے ۔

(۴) یتھارتھ یہی ہے ۔ کہ فرض کر کے یتھا شکت یوگیہ سیوا کرنی سب سے بڑا دان ہے ۔ (۱) ودیا کے پرچار میں خرچ ۔ ۲۔ روگ نورتی کی خاطر خرچ ۳۔ ولش اور دھرم کی جاگرتی کی خاطر خرچ ۔ ۴۔ سرلتیٹ آچار سادھو اور ودوانوں کے جیون کی خاطر خرچ ۔ ۵۔ غریبوں اور یتیموں کی اُنتی

کی خاطر خرچ - ۶ - ست سنگ اور سماج کے اکتر کرنے کا خرچ - ۷ - ان اور بستر کا ہر ایک نادار کی خاطر خرچ - ۸ - سرائیں تالاب - کوئیں - باؤلیاں سڑکیں - پل انکے تعمیر کرنے کا خرچ سب دان اُوچ کوٹی کا ہے - اس سے بڑی کلیانتا پراپت ہوتی ہے -

(۵) دوسرے درجے کا دان - اپنے کُنبے کی اُنتی کی خاطر خرچ - اپنی غرض کی خاطر راجا حاکم حکیم اور بھائیوں کی دھن سے سیوا کرنی - ۳ - دیوی دیوتاؤں اور تیرتھوں کے پروہتوں کا خرچ نچلے درجے کا دان ہے - پورن سدھانت ہے - جو قرض کر کے سیوا کی جائے - وہ اچھا ہے تھوڑی مقدار کی خواہ بڑی مقدار کی -

(۶) غرض والی سیوا سے بدھی نرمل نہیں ہو سکتی خواہ کتنی ہی کوشش کرے غرض کو بھلا کر جو سیوا کرتا ہے - وہ آتم اُنتی کو پراپت ہوتا ہے - دھن من اور تن کی تینوں پرکار کی قید اس جیو کو ہے ان تینوں زنجیروں سے چھوٹنے کی خاطر تیاگ کا راستہ بتلایا گیا ہے - سو اُسی تیاگ کو دان کہتے ہیں - جو الغرض بھاؤ کو مد نظر رکھ کر تیاگ کرتا ہے - وہ ان قیدوں سے چھوٹتا جاتا ہے - جو غرض کر کے تیاگ کرتا ہے - وہ بار بار ان زنجیروں میں قید ہوتا ہے

(۷) دھن کا تیاگ ۔ ایشور نمت اور لوک سیوا میں جائز ہے ۔ گربھ کو تیاگ کر جو دان کیا جاوے ۔ وہ نجات کے دینے والا ہے ۔

(۸) تن کا تیاگ ۔ پر اپکار کرم اور سچی ایشور پرستش میں شریر کو صرف کرنا ۔ دھیہ ابھیمان سے نجات ملتی ہے ۔

من کا تیاگ ۔ تمام واسناؤں کو ایشور نمت تیاگ کرنا ۔ ہونا اور نہ ہونا اُس کی آگیا میں دیکھنا ۔ ورڑھ نِشچے سے ایشور سمرن کرنا ۔ یہ من کا تیاگ اور پرم تپ ہے ۔ اِس سے نِہ کرم رُوپ پرم آنند پار برھم کو پراپت ہو جاتا ہے جو اصلی مقام ہے ۔

(۸) یتھارتھ نِرنہ یہ ہے ۔ تن دھن اور من کو نشکام بھاؤ سے دوسرے کی نِمت جو صرف کرتا ہے ۔ وہی پرم دانی ہے ۔ اور پرم بھگت ہے ۔ ایسے نشکام بھاؤ اور پر اُپکار کو سادھن کرتے کرتے کرم چکر سے چھوٹ کر شُدھ سروپ میں لین ہو جاتا ہے ۔ پھر سب واسنا ختم ہو جاتی ہیں ۔ اور اُن برھم روپ ہو جاتا ہے ۔ دان رُوپی تیاگ مارگ کو سمجھ کر ہر گھڑی ہر لحظہ اس کے پرائن ہو جانا چاہئیے ۔ اور اپنے جیون کا ادھار کرنا چاہیئے ۔ یہ ہی سمتا مارگ کا نہ [illegible]

فقط سماپت ہوا ۔ سماپت ہوا دان کا سدھانت ۔ [illegible]

گیارہواں اپدیش

"مورتی پوجا کا سدھانت"

(۱) ہر ایک جیو مایا کی گرفتاری میں بت پرست ہی ہے۔ یعنی نام روپ اور گن کرم کے بھوگنے میں ہر وقت مستغرق رہتا ہے۔ کسی حالت میں بھی تصور فانی سے آزاد نہیں ہوتا۔

(۲) پرستش کرنا من کا کام ہے۔ اگر من است نام روپ کے بھوگ میں قید ہے۔ تو وہ وحدت پرست کیسے ہو سکتا ہے۔

(۳) جب تک خواہشات نفسانی موجود ہے۔ تب تک بت پرست ہی بنا رہتا ہے۔ جب تک اپنی دھیہ کے مدھ میں گرفتار ہے۔ تب تک بت پرست ہی ہے۔

(۴) جب تک کرم کا بھگتا ہے۔ تب تک کرم پھل جو استھول آکار ہے

اُس کی قید میں ہے۔

(۵) بُت پرستی سے وحدت پرستی کی طرف لے جاتا ہے۔ جب تک من و
کے آدھین ہے کبھی بھی وحدت پرست نہیں ہو سکتا۔

(۶) بھگتی مارگ میں بُت پرستی یعنی مورت کی پوجا صرف اتنا ہی پھل
دے سکتی ہے۔ کہ ست پُرشوں کے گُن اور کرم کا آدرش اُن کے سروپ سے
لیا جاوے۔

(۷) آدرش کے بغیر جو مورتی پوجا ہے۔ وہ سخت جہالت ہے۔ یعنی
ہی جیو جڑ پرکرتی کی قید میں ہے۔ باقی اپاسنا بھی اگر جڑ سروپ کی کرنی
شروع کی تو سب پُرشارتھ کھدائی ہو گیا۔ یعنی اندھکار در اندھکار پھنسا

(۸) مایا کی گرفتاری میں جیو استھول کی قید میں آگیا۔ اس قید سے نجا
کی خاطر اپاسنا یا بھگتی ہے۔ اسواسطے جن پُرشوں نے اس پرکرتی سے
نجات پائی ہے۔ اُن کے آدرش کو دھارن کر کے ایسا ہی جتن کرنا چاہیے
جس سے استھول یعنی مادے کی پرستش سے آزاد ہو کر نراکار سروپ میں
پراپت ہو جاویں۔

(۹) ست پُرشوں کے سروپ کو دیکھکر اُن کا آدرش دھارن کرنا لازمی

لازمی ہے - اگر اُن کا آدرش دھارن نہ کیا جاوے. محض نمسکار آرتی اور
چرن امرت سے ہی مکتی یا آنند جو چاہتے ہیں - وہ اندھکار پرستی کر رہے ہیں
بجائے شانتی کے اشانتی کو پراپت ہوویںگے -

(۱۰) پیر پیغمبر گورو اوتار سب کا وجود پانچ بھوت کا ہی ہے - جیسے ہر ایک
جیو کی پرکرتی کی بناوٹ ہے -

(۱۱) صرف اُن ست پُرشوں کے اندر جو گیان شکتی ہے یعنی آتم استھتی
ہے - وہ ہی تیج پوجنے یوگ ہے - یعنی نشکامتا - نرمانتا - اداسینتا - نیچلتا -
آدی - دیہہ گُن جو کہ ایشور سمبندھی ہیں -

(۱۲) ست پُرش اپنی پرکرتی کو جیت کر ست سروپ میں استھت ہوئے
ہیں - یعنی استھول وکار سے مکت ہو کر نراکار سروپ میں لین ہوتے ہیں -
جب تک اس آدرش کو نہ دھارن کیا جاوے تب تک اُن کی دیہہ کی پوجا
کرنی سخت جہالت ہے - یعنی انھوں نے خود اپنی دیہہ کو جیون میں ہی
تیاگ کیا ہے - دوسرے اُن کی دیہہ کو پوج کر کیا حاصل کر سکتے ہیں -
یعنی سب اکارتھ ہے -

(۱۳) ست پرشوں کا گیان سروپ پوجنے یوگ ہے - نہ کہ مجسم استھول

آکار۔ استھول آکار کی پرستش مُکت نہیں دے سکتی۔ جب تک اُن کے صحیح آدرش کو دھارن نہ کیا جاوے۔

(۱۴) ست پُرش انیک سروپ میں ہوتے آئے ہیں۔ یعنی اُنکی پرکرتی کا نام رُوپ گُن اور کرم نیارا نیارا ہوتا آیا ہے۔ مگر اُن کے اندر جو گیان سروپ ہے۔ وہ ایک ہی دھار کا ہے۔

(۱۵) اِسواسطے ست پُرشوں کا گیان سروپ جو اُنکا سچا جیون تھا وہ پُوجنے یوگ ہے

(۱۶) جس طریقے سے اُن مہاشکتیوں نے نجات حاصل کی ہے۔ یعنی استھول وِکاروں پر قابو پایا ہے۔ اُس طریقہ کو دھارن کرنا یہ اُن کی صحیح پوجا ہے۔ اور کلیان کے دینے والی ہے۔

(۱۷) ست پُرشوں کا آدرش دھارن کرنے سے انتہ کرن میں ستتا پرگٹ ہوتی ہے۔ اور اگیان یعنی استھول کی نیند سے تیاگ حاصل ہوتا ہے۔

(۱۸) جس بھی بزرگ کا چت میں وشواس ہووے۔ اُس بزرگ کے انترگیان کو دھارن کرنا یہ اُس کی اصلی پوجا ہے۔ یعنی جسطرح سے وہ ابناسی ستت دِگن چم سروپ میں استھت ہوا ہے اُسی طرح سے اُن کا بار ہر دم انتھی نیا ہے یعنی نام رُوپ گن اور کرم سے نیارا آتماکار سے مُکت پایا ہے

(۱۹) مُورتی پُوجا یعنی استھول دھیان وشواس کبھی بھی شانتی نہیں دے سکتا جب تک اُس کے انتر کی گیان گنی کا وشواس نہ ہووے۔

(۲۰) جو بھی دھیہ دھاری سنسار میں آیا ہے۔ خواہ وہ شدھ یا بن خواہ ملین مایا میں وہ گرفتار ہی ہے۔ ست سروپ یعنی سچدانند شکتی جو چین دِرن آکار سے نیاری ہے۔ اُس کو پراپت ہو کر ہی اُسنے مکتی آنند کو حاصل کیا۔

(۲۱) اُس آنند کو جو پراپت ہوئے ہیں۔ وہ ہی پُرش آدرش کے یوگیہ ہیں۔ اُن کا آدرش اُن جیسا گیان دے کر اُسی آنند میں لین کر دیتا ہے۔ اِس واسطے اُنکا آدرش پوجنے یوگیہ ہے۔ نہ کہ اُنکی استھول پرکرتی کی پوجا۔

(۲۲) مُورتی پوجا وہ ہی سکھدائی ہے۔ جس سے اُس مُورتی کا آدرش دھارن کر کے اُن جیسا پرشارتھ پراپت کریں۔ اس کے بغیر جو سنسار کے بھوگ کی پوجا کرتا ہے۔ وہ بندھن در بندھن کو پراپت ہوتا ہے۔ یعنی کبھی بھی سچی خوشی کو پراپت نہیں ہوتا۔

(۲۳) اپنا پرشارتھ ہی سب کا اُپکار کرتا ہے۔ اس واسطے ست پُرشوں کے گُن اپنے اندر پرشارتھ دھارن کر کے اس سنسار کی اچی کو جیت لینا چاہئیے

(۲۴) جو ست پُرشوں کا آدرش دھارن نہیں کرتا۔ اور اُنکی محض جسم کی

پوجا کرتا ہے۔ وہ پرشارتھ ہین ہو کر مارگ دھرم سے پتت ہو جاتا ہے۔ اور انت کو گھور نرک میں نواس کرتا ہے۔

"(۲۵) بڑی سے بڑی کوشش ست پرشوں کا گیان سروپ انوبھو کرنا چاہئے۔ جس سے اپنے انتر میں وہ گیان سروپ پرگٹ ہو کر جیو کو اکھنڈ شانتی دیوے۔

"(۲۶) استھول کی قید یعنی بت پرستی سے کوئی بھی چھوٹ نہیں سکتا جب تک وہ خواہش کا غلام ہے۔ اسلئے اس چھوٹے بندھن سے چھوٹنے کے واسطے کیول گیان مارگ ہے۔ یعنی نرآکار شبد سروپ کا وشواس اور ابھیاسی ہونا یہ ہی گیان سروپ سب گورو پیر اوتاروں کا سادھن ہے۔ اس کو دھارن کر کے وہ اکھنڈ شانتی کو پراپت ہوئے اس واسطے اُن بزرگوں کے آدرش انکول اپنا جیون بنا کر اس بت کی قید سے مکت ہونا چاہیئے۔ یہ پوجا اصلی ہے۔ باقی پاکھنڈ اندھ کار پرستی ہے۔ شدھ چت سے وچار کرنا چاہیئے۔ فقط

مورتی پوجا سدھانت۔ سماپت ہوا

بارہواں اپدیش

دیوی دیوتاؤں اور گرہوں کی پوجا کا سدھانت

وچار (۱) پوجا کے معنی یہ ہیں کہ کسی کی پربھتا کی آرادھنا کرنا۔

،، (۲) جس کی پوجا سے کامنا اور کلپنا پیدا ہووے وہ ناقص پوجا ہے۔

،، (۳) جس کی پوجا سے وہم بھے اور لوبھ پیدا ہووے وہ بھی پوجا ناقص ہے۔

،، (۴) جس کی پوجا سے مان چھل اور چترائی پیدا ہووے وہ پوجا بھی ناقص ہے۔

،، (۵) جس کی پوجا سے ترشنا اپرکھا۔ باد اور ممتا پیدا ہووے۔ وہ پوجا بھی ناقص ہے۔

،، (۶) جس کی پوجا سے شوک، غصہ اور گمان پیدا ہووے۔ وہ پوجا بھی ناقص ہے۔

،، (۷) جس کی پوجا سے سوارتھ اور موہ پیدا ہووے۔ وہ پوجا بھی ناقص ہے۔

،، (۸) جس کی پوجا سے دوندھ بھرم بڑھتا ہے۔ وہ پوجا بھی ناقص ہے۔

دیچار (۹) جس پوجا سے کرم واسنا پھیلتی ہے - وہ پوجا ناقص ہے -
" (۱۰) جو پوجا مقررا ستھان کے بغیر نہیں ہو سکتی - وہ بھی ناقص پوجا ہے
" (۱۱) جس کی پوجا سے لوک پرلوک کا بھرم بنا رہتا ہے - وہ بھی ناقص ہے
" (۱۲) جس پوجا سے من بدھی اور کرم میں تبدیلی بنی رہتی ہے - یعنی ایک سا
بھاؤ نہیں ہوتا - وہ پوجا بھی ناقص ہے -
" (۱۳) دیوی دیوتاؤں اور گرہ کی پوجا ان وکاروں سے نجات یعنی مکتی
نہیں دے سکتی - کیونکہ ان کچھ پوجاؤں سے ترشنا روپی وکار ناش نہیں ہوتا
جیو کی کلیان کی خاطر پوجا درکار ہے - جس پوجا سے بجائے کلیان کے اننت
دکار پیدا ہو جائیں - وہ پوجا نہیں بلکہ اندھکار پرستی ہے -
" (۱۴) جو چیز خود مجبور ہے - اُس کی پوجا سچی شانتی نہیں دے سکتی
" (۱۵) جو چیز خود بنی اور بگڑی ہے - اس کی پوجا پرم آنند نہیں دے سکتی
" (۱۶) جو چیز اپنے سوبھاؤ کی محتاج ہے - اُس کی پوجا آنند کے دینے والی نہیں ہے
" (۱۷) ایسا چر یتھی کی بھاؤنا رکھ کر انیک دیوی دیوتاؤں گرہوں کی پوجا انتہا
سخت جہالت اور دکار کے دینے والی ہے -
" (۱۸) پراربدھ کرم کو کوئی شکتی بدلنے والی نہیں ہے - اس واسطے کرموں

انوسار دکھ سکھ ضروری ملتا ہے۔ کوئی رکھیا نہیں کر سکتا۔ اسواسطے الپیو شکتی کا بھروسا چھوڑ کر ان وہموں کا بھروسا رکھنا کبھی بھی سکھدائی نہیں ہو سکتا۔

"(۱۹) اپنے کرموں انوسار جیو آواگون میں پھرتا ہے۔ کوئی دیوی دیوتا اور گرہ اِس چکر سے چھڑا نہیں سکتا۔ اسواسطے ان کی پرستش سب دکھدائی اور وہم کے دینیوالی ہے۔

"(۲۰) لاکھ پوجا کی جاوے گرہوں کا اثر مِٹ نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ بھی مجبوری میں پھر رہے ہیں۔ جو چیز سوبھاؤ رکھتی ہے۔ وہ کبھی بھی نہیں چھوڑتی۔ کیونکہ اُس کی زندگی وہ ہی ہے۔ مثلاً آگ، کا کام جلانا۔ پانی کا کام بہانا۔ وایو۔ کا سکھانا۔ سورج کا تپش دینا۔ بتاؤ ان کی پوجا کرنے سے یہ اپنا سوبھاؤ چھوڑ دیویں گے۔ نہیں اپنا سوبھاؤ کوئی چیز نہیں چھوڑتی جب تک وہ اُس سروپ سے مٹ نہ جائے۔ ایسے ہی سب نظام کو سمجھیں۔

"(۲۱) کرم چکر سے جیو کو سزا اور جزا ملتی ہے۔ دیوی دیوتا کیا کر سکتے ہیں۔ اسواسطے ان کی پوجا بھی گرفتاری ادھیرتا اور بھرم کو بڑھانیوالی ہے

,,(۲۲) دیوی دیوتاؤں کی پوجا اُنکے گُن اور کرم کا گرہن کرنا ہے - کرمن شکتی کو دھارن کرکے وہ دیوی اور دیوتا بنے - اُس شکتی کا دچار کرنا اُن کے آدرش کرکے ایسی پوجا دھرم کو پرگٹ کرتی ہے جیسے جیسے ست کرم اور اُپکار کو اُن ہستیوں نے دھارن کیا ہے - اُسی کے مطابق اپنا جیون بنانا یہ اُنکی سچی پُوجا ہے - کرم گتی ہی دیوتا بناتی ہے - کرم گتی ہی راکشس بناتی ہے - اسواسطے کرموں کا سُدھار ہی اصلی پوجا ہے - دیوی دیوتا بننے کا مارگ یہی ہے -

,,(۲۳) جو انیک پرکار کی کامنا رکھکر دیوی دیوتاؤں کو پوجتے ہیں اُن کا گُن اور کرم دھارن نہیں کرتے وہ سب نشپھل اور دُکھدائی ہے -

,,(۲۴) اپنے کرموں انوسار ہی من کے منورتھ پُورن ہو سکتے ہیں - کوئی دیوی دیوتا انکو بدل نہیں سکتا -

,,(۲۵) موت جنم - دُکھ اور سُکھ سب کرموں کا پھل ہے - کوئی طاقت ان سے چھڑا نہیں سکتی - ضروری بھوگ بھوگنا پڑے گا - گُورو پیر اوتار گیانی نبی اور پیغمبر سب کو اپنی کرنی کا پھل ملتا ہے - یہ ایشور کی مایا کا کھیل ہے

,,(۲۶) ان سب باتوں کا خیال کرکے اپنی کرنی کو سُدھارنا چاہیئے جو سب

کامناؤں سے چھڑانے والی ہے۔

وچار (۲۷) جو کرم من کے بُدھی کرکے اندریوں کرکے کئے جاتے ہیں۔ ان کا پھل ضروری بھوگنا پڑتا ہے۔ کوئی چھڑانے والا نہیں ہوتا ہے تو من دیوی دیوتاؤں کے ارپن کیوں نہ کیا جاوے۔

" (۲۸) دیوی دیوتاؤں اور گرہوں کی پوجا ایشوری وشواس اور ست پُرشارتھ کو ناش کرنے والی ہے۔ اسواسطے سب پاپوں کی نیو یہی پوجا ہے۔ اگر اپنی زندگی کا گن کبھی نہ وچار کیا جاوے

" (۲۹) جو دیوی دیوتاؤں اور گرہوں کی پوجا کرنیوالے ہیں۔ وہ کبھی بھی نشکام بھاؤنا اور پرُاپکار کو دھارن نہیں کرسکتے۔ اسواسطے ہر وقت وہم اور بھیچے میں گرفتار رہتے ہیں۔ اور اپنا امولک جنم جھوٹھے لالچ میں گنوا دیتے ہیں۔

" (۳۰) ست کرم ہی دیوتا بنانے والا ہے۔ اور ملین کرم ہی راکشس بنانے والا ہے۔ اسواسطے ہر گھڑی ہر لمحہ ست کرم کو دھارن کرنا چاہیئے

" (۳۱) جو پوجا غرض کو دھارن کرکے کی جاتی ہے۔ وہ سب دھرم ورُدھ ہے۔ اور آواگون کو دینے والی ہے۔

وچار (۳۲) اِس دُستر سنسار سے سوائے ایشور گیان کی پوجا کے کبھی بھی نجات نہیں مل سکتی۔

〃 (۳۳) جو سرب شکتیمان گھٹ گھٹ ویاپ رہا ہے۔ دیوی دیوتاؤں اور گرہوں کو بھی پرکاش دینے والا ہے۔ اُس پرم پورن ایشور کو چھوڑ کر ناشوان چیز کی پوجن کرنا سب انرتھ اور بھرم چکر کے دینے والی ہے۔

〃 (۳۴) اپنے ساکشی بھوت ایشور کی پوجن کرم جنجال سے چھڑانیوالی ہے

〃 (۳۵) کرم جو کیے ہیں انکا پھل ضروری بھوگنا پڑتا ہے۔ مگر ایشور کی اُپاسنا سے اُن کرموں کے پھل کی آسکتا سے مکت ہو جاتا ہے یعنی نروِوندھ اوستھا کو پراپت ہو جاتا ہے۔ وہی استھان اصلی خوشی ہے۔

〃 (۳۶) اس بالک کے اَتی غبار سے چھوٹنے کے واسطے ایک ایشور کی اُپاسنا لازمی ہے۔

〃 (۳۷) ترشنا روپی ادھک روگ سے چھوٹنے کے واسطے ایک اکھنڈ ابناشی روپ کی اُپاسنا لازمی ہے۔

〃 (۳۸) کرموں کے پھل بھگتے ہیں ویسے جو ان رہنے کی خاطر ایک ایشور کی پوجا لازمی ہے۔

„ (۳۹) نربھے نرواسنا ہونیکی خاطر ایشور کی اُپاسنا ضروری ہے۔

„ (۴۰) تمام دُنیا کے ایشوریہ ایشور پوجا سے پراپت ہوتے ہیں جو سرب شکتیمان ہے۔ اسواسطے اُس کی اُپاسنا لازمی ہے۔

„ (۴۱) ایشور کو چھوڑ کر دیوی دیوتاؤں اور گرہوں کی پوجا کرنی بڑی جہالت اور ناستک پن ہے۔

„ (۴۲) سب سے بڑی طاقت اپنا من ہے جو ایشور کے سروپ میں استھت ہو جاوے تو وہ خود دیوتا ہے۔

„ (۴۳) ست کرم کو دھارن کرنا اور ایشور پر دڑھ وشواس رکھنے والا ہی ہے۔

„ (۴۴) سب ایکٹ تین کال پراپت گھٹ گھٹ کی جاننہار شدھ سروپ ایک رس رہنے والا۔ اپنے آپ میں سب طاقت رکھنے والا سب سنسار جس کے پرکاش سے پرکاش ہو رہا ہے۔ اسکو چھوڑ کر ناش ہونے والے اور کامنا نیکت شکتیوں کی پوجا کرنی سب اکارتھ اور اندھکار ہے۔

„ (۴۵) جس کی پوجا دیوی دیوتے کرتے آئے ہیں۔ اُسی ایشور کی پوجا دھارن کرنی لازمی ہے۔

دیپا ہے۔ ایشور ایک ہے دیوی دیوتے اپار ہیں۔ ایک کو چھوڑ کر جو انیک کی
پوجا کرتا ہے۔ وہ کس گتی کو حاصل کر سکتا ہے۔ یعنی سنشے شوک کے بغیر
کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتا۔

،، (۴۷) اِس سنسار میں وچار دُشدھ کر کے جس طریقہ سے دیوی دیوتوں
نے بزرگی حاصل کی ہے۔ اسی طریقہ کو دھارن کر کے پرم تپا پرمیشور کی پوجا
کرنی چاہیئے۔ یہ ہی اصلی پوجا ہے۔

،، (۴۸) ہر گھڑی دُکھ میں یا سُکھ میں ایشور کی پوجا و دھرم کی آگیا
پالن کرنی چاہیئے۔ ایشور کی بھگتی سے سب دیوی دیوتے آدھین ہو جاتے
ہیں۔ اِسواسطے پرم شکتی نارائن شبد سروپ سرب دیاپک کا سمرن
دھیان۔ کیرتن۔ اُپاسنا وچار کرنا چاہیئے۔ اسی کے نمت دان کرنا چاہیئے
یہ ہی اصلی پوجا ہے۔ اور کلیان کا مارگ ہے۔

،، (۴۹) ایشور کی مہماں کے بغیر کسی شکتی کا نسچے دھارن نہیں کرنا چاہیئے
دیوی دیوتاؤں کے اندر بھی ایشور کا چمتکار ہے۔ ایشور ہی پورن یوگ
اور سب سکھ داتا ہے۔ ایشور دشواس۔ ایشور اُپاسنا سے جیو پرم شانتی
کو پراپت ہوتا ہے۔

وچار (۵۰) اوتار سِدھ کر ایشور کو دیہ دھاری بول سب اُس پرم شانتی کو بِسرا رہے ہیں - اور لوگوں کو بھی اُسکی مہمان کا اُپدیش دیتے آتے ہیں۔ مگر بعد میں فریبی لوگوں نے ایشور کی پوجا اور اُس کو گپت کر کے ایشور کے پوجنے والوں کی اپنی پوجا کرانی شروع کر دی جس سے اُن کی پیٹ پوجا اور ضروریاتِ نفسانی پوری ہونے لگیں۔

،، (۵۱) ایک مرکز اور مقصد کو چھوڑ انیک دیوی دیوتاؤں کی پوجا نے اپنی خود غرضی - ایرکھا چھل کو پرگٹ کر دیا ہے جس سے سب جیوآتما ہمیشہ ہیں دُکھی ہو رہے ہیں۔

،، (۵۲) اپنی صحیح عقل سے صحیح کوشش سے صحیح وچار سے ایک ایشور کا وشواس ہونا چاہیئے۔ اُن کا سمرن دھیان کرنا چاہیئے۔ سب دُنیا اُسی کا پرکاش دیکھنا چاہیئے - ایسی وِدیا ہی اصلی پوجا ہے - اور آنند دینے والی ہے - اور یہی پوجا ماننے والی ہے۔ ہر وقت ایشور وشواس اور لوک سیوا کو دکھانا کرنا چاہیئے یہی پرم دھرم پرم پوجا - پرم یگیہ اور پرم مدھی ہے - اس کے سوا سب چھل اور کپٹ ہے - شدھ بدھی کر کے وچار کرنا چاہیئے۔

،، (۵۳) جو ایشور کو چھوڑ کر دیوی دیوتاؤں کو بلی اور بھینٹ دیتا ہے۔ وہ خود غرض

آتم گھاتی ہے۔ یعنی دیوی دیوتا نہ تو بلی لیتا ہے۔ اور نہ ہی بلی لیکر کلیان دے سکتا ہے۔ یہ رواج اندھ بدھی والوں نے جاری کیا ہے۔ اپنی پیٹ پوجا کا ذریعہ بنایا ہے۔ ایشور وشواس اور لوک سیوا ہی اصلی کلیان کا مارگ ہے۔ اسی راستہ پر چل کر دیوی دیوتاؤں کی پدوی کو حاصل کر سکتا ہے

(۵۴) جو دیوی دیوتاؤں کے نام پر مانس مدرا اور کئی طریقوں سے چڑھاوے دیتا ہے یا چڑھاتا ہے۔ وہ دونوں پاکھنڈی اصلی دھرم کو ناش کرنیوالے ہیں۔

(۵۵) مانش کیواسطے ایشور پوجا اور لوک سیوا اصلی دھرم کا مارگ ہے۔ اس کے علاوہ جو دیوی دیوتاؤں پر بلیاں چڑھاتے ہیں۔ وہ مارگ سے پتت ہو کر کئی جنم ادھم جونیوں کو پراپت ہو کر دکھ پاتے ہیں۔

" (۵۶) سمتا ہی آدرش دیوی دیوتاؤں کا ہے۔ سمتا ہی ایشوری چمتکار ہے اسواسطے دیوی دیوتاؤں کا جیون وچار کرکے سمتا پراپتی کی کوشش کرنی چاہیئے جو نت پرکاش آنند سروپ ہے۔ یہ ہی سادھن اصلی دھرم ہے

فقط

سماپت ہوا۔ دیوی دیوتاؤں اور گرہوں کی پوجا کا مدوما تنت

تیرہواں اپدیش

"پربت وچتر کا سدھانت"

بدھان (۱) سنسار میں ہر ایک چیز کا وجود دو طاقتوں سے بنا ہے۔ یعنی چتن اور جڑ یعنی پرکرتی چتن شدھ سروپ دائم قائم اور ایک رس ہے۔ آنند ہے۔ آغاز اور انصرام کے عمل سے پرے ہے اُسی طاقت کو اصلی سنسار ہول کہتے ہیں۔ تینوں کال ست ہے۔

" (۲) پراکرتی یعنی پھرنا شیل ہے۔ اِس سے کئی عناصر پیدا ہو کر آپس میں تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ یعنی ہر ایک آغاز و انصرام کے عمل میں مصروف رہتے ہیں۔ بات توں کی تبدیلی کا نام پیدائش اور موت و ناش ہے۔

" (۳) پراکرتی کی گرفتاری میں چتن بناتا ہے۔ اُسی کا نام جیو ہے۔ یعنی تتو کی بھگتا شکتی جیو کا سروپ ہے۔

ہے جیسے جلیبے گھٹ کی گرفتاری میں آتا ہے۔ پراکرتی کا ابھیمانی بن کر اپنا

نام مان لیتا ہے اسی کا نام اگیانتا ہے۔

ندھان (۴) پراکرتی ہمیشہ تبدیل ہوتی رہتی ہے جس وقت لے خد تبدیل

کو پراپت ہوتی ہے۔ اُسی کا نام موت ہے۔ پیدا ہونا اور مرنا پراکرتی

تبدیلی کا نام ہے۔ پراکرتی کا سروپ جیوبھرانت ہے۔ یعنی جیو کی

" (۵) جس وقت جیو ایک شریر چھوڑتا ہے۔ اپنی واسنا کے مطابق

وجود کو رچتا ہے۔ یعنی دھارن کرتا ہے۔ اپنی اگیانتا ہی اس کو دوسرے شریر

کا ابھیمانی بناتی ہے۔ اسی طرح واسنا کی قید میں آکر سنگ ننگ کی پراکرتی

کو دھارن کرتا ہے۔ یعنی پرگٹ کرتا ہے۔

" (۶) جو نام شریر سمبندھی ہے۔ وہ شریر کے ساتھ ناش ہو جاتا ہے۔ بلکہ

جیو کا واستو میں کوئی نام نہیں ہے۔ اسو اسطے پرپنچ وغیرہ کا وجود مانا گیا ہے

وہ سب وہم اور بھرم ہے۔

" ۷ جیو اپنی کلپنا انوسار جس شریر روپ کو دھارن کرتا ہے۔ اُسی نام

کا وہ ابھیمانی ہے۔ پچھلے نام روپ کا نہ کوئی گیان ہے

اور نہ ہی اس کی گرفتاری میں ہے۔

(۸) جیسے اِدھر مانش دھیہ کو چھوڑ کر اپنی ملین واسنا کی گرفتاری سے پشو جونی کو پراپت ہوتا ہے۔ اُس وقت اسکو کسی پشو جونی کا موہ اور گیان ہے پچھلے مانش جنم کے سوبھاؤ اور نام روپ کا انوبھو نہیں کر سکتا۔

(۹) پربت و پتھر کا کوئی سروپ نہیں ہے۔ کیول من کا بھرم ہے جیو اپنی واسنا انوسار ایک شریر کو چھوڑ کر دوسرے شریر کو دھارن کرتا ہے جس وجود میں جاتا ہے۔ اُس کا وہی نام ہو جاتا ہے۔ دائمی اُس کا نام کوئی نہیں ہے جیسی جیسی تبدیلی میں آیا ویسا ہی نام روپ کلپنا کو دھارن کیا۔ اسی چکر کو آواگون کہتے ہیں۔

(۱۰) جس وقت مایا یعنی پراکرتی کو است جانتا ہے۔ اور ست سروپ اپنی آتما کو پہچان لیتا ہے۔ اس وقت یہ تبدیلی کا عمل یعنی پیدائش اور موت کی قید سے چھوٹ کر اپنے سروپ میں لین ہو جاتا ہے۔ جیسے برف گل کر پانی ہو جاتی ہے جیون گھٹ کی اُپادھی دور ہو جاتا ہے گھٹاکاش ناش ہو کر مہاکاش ہو جاتا ہے یہی گتی اس جیو کی ہے۔ جس وقت آئندہ کا یعنی کارن پیدائش ناش ہو جاتا ہے۔ اُس وقت وہ آتما سروپ میں استھت ہو جاتا ہے۔ اسی کا نام موکش ہے۔

سِدھان (۱۱) فرض کیا پریت پتر کا سروپ اگر ہو بھی تو بھی جیو کی اپنی کلپنا
انوسار ہے اُس کو اس حالت سے چھڑانے والا کوئی نہیں ہے جب تک کہ
وہ اپنے کرموں کا پھل بھوگ نہ لے۔ اسواسطے جو گتی کرانیکا حق رکھتا ہے
وہ محض پاکھنڈ ہے۔ یعنی جیو کو اپنی کرنی کی سزا ضرور ملتی ہے۔ کوئی گتی نہیں
دے سکتا۔

؍؍ (۱۲) بدھی من۔ اہنکار۔ آکاش۔ وایو۔ اگنی جل پرتھوی آٹھ تتوں
سے استھول شریر یعنی قالب بنتا ہے۔ پریت جیو کی کلپنا ہے۔ اس
کو پراکرتی کہتے ہیں۔ جو دھیہ کو دھارن کرتا ہے۔ ان آٹھ تتوں کو کی
کلپ کر دھارن کرتا ہے۔ جب تک یہ آٹھ تت آپس میں نہیں تب
تک پورن سروپ کی شکل میں نہیں آسکتا۔

؍؍ (۱۳) چونکہ پریت اور پتروں کا کوئی سروپ نہیں ہے۔ اسواسطے
محض کلپنا ہے پراکرتی میں ان کی اصلیت نہیں ملتی ہے۔ کیونکہ پراکرتی
آٹھ تتوں سے ملی ہوئی ہے اور استھول روپ میں جاسکتی ہے۔
اور جیو کا واستو روپ کوئی نہیں ہے۔ اسواسطے پریت و پتر یا پاپ کرم
کے سے وجود کوئی نہیں ہے۔

ندھان (۱۴)۔ جو اَتی دُر آچاری ہے۔ وہ ہی ان اَتی بلین ناموں سے پُکارا جاتا ہے۔ اور نیچ جونی کو پراپت ہوا نیچ کرم کرتا ہے۔ وہ ہی پریت ہے پریت وپتر ایک نیچ جُونی کا آدرش ہے۔

" (۱۵) ہر وقت ایک ایشور کا دھیان رکھنا چاہیئے۔ اپنے کرموں کو سمرپن کرنا چاہیئے۔ ایشور کے ہی نام دان دینا چاہیئے۔ پریت وپتر کی کلپنا کو دور کرنا چاہیئے جو اپنی کرنی کے انکول کئی جونیوں کو پراپت ہوتا ہے۔ مگر وہ سوکھشم سے سوکھشم بھی ہو وے۔ تو بھی وناشیہ آ سکتی ہے اسواسطے پریت وپتر جو نیچ جُونی کی ایک قسم کی ڈگری ہے۔ اُس کا احساس کرنا یا پوجا کرنی نہائت ہی نیچ گتی کو دینے والی ہے۔ اس لئے ان سب وہموں کو چھوڑ کر ایک ایشور کو آدھار مان کر ست کرموں کا دھارن کرنا چاہیئے۔ ایسی دھارن سے ہی اُونچ گتی کو پراپت ہوتا ہے۔ یعنی موکش آنند کو۔

" (۱۶) اس مایا کے جال سے چھوٹنے کے واسطے محض ایشور بھگتی اور ست کرم کی دھارنا ہے۔ اس کے سوا جو پریت پتروں کی پوجا کرتا ہے۔ وہ کبھی بھی اونچ گتی کو پراپت نہیں ہو سکتا۔

" (۱۷) ہر ایک جیو کو اپنے کرموں کے انکول منزل ملتی ہے۔ اس واسطے

اپنے سدھار کا جتن کرنا چاہیئے نہ کہ خود اندھکار میں جاوے اور دوسروں کو گتی دیوے - اپنی کرنی کا سدھار ہر وقت مدِ نظر رکھکر ایشور کا وشواس سمرن اور دھیان کرنا چاہیئے - یہی اصلی گتی ہے -

" (۱۸) جو ایشور بھگتی اور ایشور نمت دان اور ست کرم کو چھوڑ کر پریت و پتروں کی پوجا پر زور دیتا ہے وہ پاکھنڈی ہے - اور دھرم کو ناش کرنیوالا ہے -

" (۱۹) ہر ایک پرانی ماتر کو اپنی گتی کا وچار کرنا چاہیئے - اگر خود قید میں ہے - تو دوسرے کو کیسی گتی دے سکتا ہے - یہ بالکل ناممکن ہے - ہر گھڑی ہر لمحہ اپنا سدھار کرنا لازمی ہے -

" (۲۰) جب تک جیو اپنی کرنی کو خود صاف نہیں کرتا تب تک اُس کو قید سے رہائی مشکل ہے - اسلئے ست پرشوں کے حیدت انکول اپنا جیون بنا کر اپنی گتی کرنی چاہیئے جس سے مایا کی قید سے رہائی پا کر پرم آنند سروپ کو پراپت ہو جاوے -

" (۲۱) جب تک اپنی کرنی خود صاف نہیں کرتا تب تک کوئی پیر کوئی دیوتا کوئی منتر گتی نہیں دے سکتا - اسلئے اپنی کرنی کا سدھار ہی پرم گتی ہے جو

زندگی میں کچھ نہیں کرتے اور مرنے کے بعد اپنے خیال سے گتی چاہتے ہیں وہ سخت دُھوکے میں ہیں۔

سِدھانت (۲۲) جو کرے گا سو پائے گا۔ ایک آدمی دوسرے پر کوئی حق نہیں رکھ سکتا جب تک کہ وہ خود اپنے جیون کو اُتم نہ کرے۔ اس واسطے ہر گھڑی اپنے آچار کو دُرست کرنا چاہیئے جس سے گتی نصیب ہووے۔

" (۲۳) جو پرانی اِن وہموں میں پھنسا رہتا ہے۔ وہ کبھی بھی شانتی حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ سب وہموں کو چھوڑ کر ایک ایشور کا بھروسا نہ لیوے۔

" (۲۴) اپنی اپنی گتی کرنا ہر ایک کا حق ہے۔ دوسرے کے بھروسے رہنا سخت غلطی ہے۔ اس لئے زندگی میں اپنی کلیان کے نِمت یتن کرنا چاہیئے

" (۲۵) سنسار میں وہ جیو گتی کو پراپت ہوتا ہے۔ جو اِن جھوٹے پرپنچ آدی وہموں کو چھوڑ کر ایک ایشور کا بھروسا لیوے۔ ہر وقت ست کرم کو دھارن کرے۔ پاپ کرم کی طرف بھول کے نہ جائے۔ درڑھ نشچے ایک ایشور کے سمرن میں رکھے۔ کرتا ہرتا مہا پربھو جان کر سب کچھ اُس کی آگیا میں دیکھے۔ لوک سیوا اور نِرمان بھاؤ چت میں دھارن کرے تب

نشکام سروپ پرم آنند کو پراپت ہوتا ہے۔ پھر مِتھیا جگر مایا بِن نہیں آتا۔ یہ ہی جیوگتی ہے۔ ایسا نِسچے دھارن کرنا چاہیئے۔

فقط

سماپت ہوا پریت وپتر کا سِدھانت

برہم ستیم۔ سرب آدھار

چودھواں اُپدیش

دہرم اُپدیشکوں کیواسطے ہدایت

ہدایت (۱) دہرم کا صحیح سروُپ جاننا اور اُسکو عمل میں لانا اُپدیشک کا پرم دہرم ہے۔

" (۲) جب تک اپنا انتہ کرن بالکل شُدھ نہ ہووے۔ یعنی واسنا رُوپی دکار سے نرمل نہ ہوچکا ہووے۔ کسی کو کوئی اُپدیش کرنیکا کوئی حق نہیں۔

" (۳) دہرم کی جاگرتی کی خاطر اُپدیش کرنا تھا لوگوں کے دُکھ کو محسوس کرکے اور نشکام بھاؤ کو دھارن کرکے اُپدیش کرنا۔ ستیہ اُپدیش ہے۔

" (۴) جو ذاتی غرض کی خاطر اُپدیش دیتا ہے۔ یعنی اپنی روزی کی گذران کی خاطر یا بڑائی کی خاطر یا لوگوں کو ناجائز ورغلانے کی خاطر وہ اُپدیشک دُراچاری

ہے۔ دیش اور دھرم کو ناش کرنیوالا ہے۔

،، (۵) ستیہ سادگی۔ سیوا۔ ست وشواس۔ ست سمرن۔ اور پریم آدی گنوں کے بغیر جو اپدیشک ہے۔ وہ بھی دُراچاری اور پاکھنڈی ہے۔ خواہ کتنا ہی وِدوان ہووے۔

،، (۶) جس اپدیشک کا لباس خوراک اور بچن سادھارن نہیں ہے۔ یعنی پریم اور نرمان بھاؤ نہیں رکھتا۔ وہ اپدیشک دھرم کے ناش کرنیوالا ہے۔

،، (۷) جو اپدیشک بہت وِدیا کا دھونگ رکھتا ہے۔ اور آچار وچار میں سادگی نہیں رکھتا۔ وہ بھی اپدیشک بکاری ہے۔

،، (۸) اور کوئی بھی اُلٹ پلٹنے والا نمائش کو دیکھنے والا۔ تاش چوپٹ اور جوا کھیلنے والا اور ماس کھانیوالا اگرچہ ویدی پنڈت بھی ہووے۔ تو وہ دُراچاری ہے۔ اُس کا اپدیش دھرم کو ناش کرنیوالا ہے۔ اور پاپ کو پھیلانیوالا ہے۔

،، (۹) جس کے اندر یتیم اناتھوں اور غریبوں کا پریم نہیں دھن اور مان کی آس رکھکر اپدیش دیتا ہے۔ وہ بھی دُراچاری اپدیشک ہے۔

،، (۱۰) جو وچار سادہ نہیں کرتا۔ اور گھڑے گھڑے واقعات سُناتا ہے اور بہت زبان دراز ہے۔ وہ بھی پاکھنڈی ہے۔

ائت (۱۱) جس کا من خود بھوگوں میں گرا ہوا ہے۔ وہ اپدیشک دنیا کو کبھی بھی راستی نہیں سکھلا سکتا۔

„ (۱۲) جو بالکل اپنکوں کا کیڑا ہے۔ اور قدرتی انوبھو نہیں رکھتا۔ وہ کبھی بھی یتھارتھ دھرم کو نہ گرہن کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی دوسروں کو آگاہ کر سکتا ہے

„ (۱۳) جو بہت اتہاس وچار کر کے لوگوں کو سناتا ہے۔ اور خود ایک کا بھی عمل نہیں کرتا وہ پاکھنڈی ہے۔

„ (۱۴) جس کے اپدیشک سے ابیکھیا اور بیاد پرگٹ ہووے۔ وہ دھرم کے ناش کرنیوالا اپدیشک ہے۔

„ (۱۵) جو برہم گیان سے ہین ہے۔ اور جھوٹے وشواس والا ہے۔ وہ اپدیشک بھی تچھ ہے

„ (۱۶) جس کے اندر خود تتبہ نرپانتا اور لشکامتا۔ ادھینتا اور پریم نہیں ہے۔ وہ بڑے سے بڑا ودوان بھی مورکھ ہے۔ اس کا کبھی بھی اپدیش خالقِ دھرم کو پرگٹ نہیں کر سکتا

„ (۱۷) جس کے اندر البشوری وشواس اور پراپکار اور اودھارتا نہیں ہے۔ وہ اپدیشک پاکھنڈی ہے۔ دنیا کو اندھتکا کی طرف لے جانیوالا ہے۔

„ (۱۸) جس کے اندر ودھیہ ابھیمان اور کل ذات ابھیمان اور ودیا ابھیمان ہے۔ وہ اپدیشک دھرم کا ناش کرنیوالا ہے۔

،، (۱۹) جس کے اندر مکتی کا بھید نہیں اور ایشور سے پریم نہیں وہ کبھی بھی نہ پاپ سے چھوٹ سکتا ہے اور نہ ہی لوگوں کو راستی دکھلا سکتا ہے۔

،، (۲۰) جو مان کی خاطر اُپدیش دیتا ہے۔ اور خود پریم نہیں رکھتا۔ وہ اُپدیشک دھرم کے ناش کرنیوالا ہے۔

،، (۲۱) جو سوارتھ کی خاطر اُپدیش کرتا ہے۔ وہ اُپدیشک دھرم کا ناش کرنیوالا ہے

،، (۲۲) جس کا ہردا پورن پتیل نہیں ہوا۔ تت گیان سے وہ دُنیا کو راستی نہیں سکھلا سکتا۔ خواہ تمام دُنیا کی وِدیا کا وِکھیان کیوں نہ کرے۔

،، (۲۳) جو صرف وِدوان ہی ہے۔ اور اپنے اندر ایشوری پریم اور نمرتا نہیں رکھتا وہ وِدوان نہیں بلکہ بوجھ اُٹھانیوالا ڈھور ہے۔

،، (۲۴) جس قوم میں دھرم وشواس والا نہ ہووے۔ اور وِدوان بہت ہوویں ایک دن وہ قوم کو ناش کر دیویں گے کیونکہ سادھن کے بغیر وِدیا ناش کر دیتی ہے ایسا نِسچے کریں۔

،، (۲۵) جس کا من خود سنشے اور وہم والا ہے۔ کتنا بھی وِدوان ہووے وہ شانت اوستھا کو پراپت نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کسی کو آگاہ کر سکتا ہے۔

،، (۲۶) لوگ دکھاوے کیخاطر جو عارضی دھرم رکھتا ہے۔ اور مان گمان میں

مستغرق رہتا ہے۔ وہ اُپدیشک پاکھنڈی ہے۔

" (۲۷) جس کے اندر ایک ایشور کا وشواس نہیں ایک ایشور کی اُپاسنا نہیں اور دُنیا سے چت جس کا آزاد نہیں اور پرہت پر اُپکار نہیں رکھتا وہ کتنا بھی ودھوان کیوں نہ ہووے۔ وہ دُراچاری ہی جانو

" (۲۸) جو پریم کے بغیر ہے ایکتا کو نہیں چاہتا اور خود غرض ہے۔ وہ اُپدیشک چنڈال کا سروُپ جانیں۔

" (۲۹) جو اپنی ودیا کا بہت گمان رکھتا ہے۔ اور ہر ایک کے ساتھ اندر سے نفرت رکھتا ہووے اور اندریوں کے بھوگوں میں ڈوبا ہوا ہووے۔ وہ ودوان نہ سمجھو بلکہ سوان ہے۔ دُنیا کو کاٹ کاٹ کر کے کھانیوالا ہے۔

" (۳۰) جو زیادہ استریوں کو اُپدیش دینے والا ہے اور دھن کا لوبھی ہووے اور بھونگ کی چال چلنے والا ہووے۔ وہ اُپدیشک مانند کوّا کے ہے۔ دھرم کرم کو ناش کرنیوالا سمجھو۔

" (۳۱) جس کے اندر اَور ہے اور باہر سے اَور کہتا ہے۔ وہ چال باز اور فریبی ہے۔ دُنیا کی تباہی کرنیوالا سمجھو۔

" (۳۲) جو بہت راگ کا شوقین ہے۔ اور بجنتر بہت تال سے بجاتا ہے۔ کبھی

ناچتا ہے۔ کبھی ہنستا ہے۔ وہ اُپدیشک بھی پاکھنڈی ہے۔

" (۳۳) جس کے من میں اُداسی نہیں ہے۔ اور پاپوں سے ڈرتا نہیں ہے اور جیوؤں سے من کر کے پریم نہیں رکھتا۔ وہ کبھی بھی دھرم کو پہچان نہیں سکتا ہے۔ اور نہ ہی لوگوں کو راستی سکھلا سکتا ہے۔

" (۳۴) اُپدیشک کیواسطے ودیا اور ندھیاس دونو لازمی ہیں۔ زبانتا اور نشکامتا کو دھارن کرنیوالا ہووے وہ اُپدیشک دُنیا کو سُکھدائی ہے۔

" (۳۵) جس نے خود اپنے من کو پاپوں سے آزاد کیا ہے۔ ایشوری پریم اور وشواس کو درڑھ کیا ہے۔ ہر وقت ایشور سمرن کو جس نے جانا ہے دنیا کے تمام سامان سے آزاد ہو کر ایک ایشور کا ہی بھروسہ رکھتا ہے۔ تمام جیوؤں کو ایشور کا ہی روپ جان کر اُنکو سُکھ دینا اپنا پرم دھرم جانتا ہے وہ اُپدیشک دھرم کا پرکاش کرنیوالا ہے۔ (۳۶) جس سوسائٹی کا جو اُپدیشک ہووے وہ اس سوسائٹی کو سوشل تمدنی اور روحانی زندگی کے سُدھار کا اُپدیش کرے۔ وہ اُپدیشک سُکھدائی ہے

" (۳۷) جو اُپدیشک تتو گیان کو پراپت ہو چکا ہووے۔ دیرج وان ہووے۔ دُکھیوں کے دکھ کو محسوس کرنیوالا ہووے۔ پاکھنڈ کو تیاگ کرنیوالا ہووے۔ وہ اُپدیشک دھرم کو پرکاش کرنیوالا جانو۔

" (۳۸) جس کے اندر اصلی تیاگ آیا ہے۔ اور ایشوری آنند کو پراپت ہوا ہے

تمام جیووں کے سُکھ کی چاہنا کرنیوالا ہے - وہ اُپدیشک دھرم کا اوتار جاننا چاہیئے -

" (۳۹) جس نے اپنے من اور اندریوں کو قابو کیا ہے - اور اُنکا کام چِت کو دھارن کیا ہے - دُکھ سُکھ میں دھیرج والا ہے - وہ اُپدیشک دھرم کا سَتروپ جانو -

" (۴۰) جس نے سمتا نت کو دھارن کیا ہے - اور سمتا ہی کے ساتھ میں رہتا ہے - اور ہر ایک کو سمتا کی ہدائت کرتا ہے - وہ اُپدیشک منشا کو پی کھور جال سے چھڑانے والا ہے - اور ستیہ وادی ہے -

" (۴۱) جو ہر گھڑی نہہ کرم اوستھا کو انوبھو کرتا ہے - یعنی آتم اَستھتی والا ہے پریم اور ویراگ میں پورن ہے - وہ اُپدیشک خود نجات کو حاصل کر چکا ہے اور لوگوں کو راستی سکھلانیوالا ہے - وہ ہی جگت گورو ہے -

" (۴۲) جس نے شریر کے وکاروں سے جیت پائی ہے - اور برہم شبد کو پراپت ہوا ہے - اور ہر وقت الیشوری پریم میں مگن رہتا ہے - وہ مت پیا پُرکھ سچا اُپدیشک ہے -

" (۴۳) جس کے اندر برہم پرکاش ہو گیا ہے - اور مایا کے وکاروں سے مُکت ہوا ہے

وہ اُپدیشک پرم سِدھی دینے والا ہے۔

سار (۴۴) جس نے سب سنسار کے انجام کو جانا ہے۔ یعنی مایا کی پرورتی اور نِرورتی کو انوبھو کیا ہے۔ وہ اُپدیشک آنند داتا ہے۔

" (۴۵) جس نے پہلے صحیح جانا ہے۔ اور پھر وکھیان کیا ہے۔ وہ اُپدیشک گُن کاری ہے۔

" (۴۶) جس نے پہلے اپنے من کو اُپدیش دے کر قابو کیا ہے۔ اُس کا اُپدیش دُنیا کو نجات دینے والا ہے۔

" (۴۷) اپنے ست بچن پر جو اٹل رہنے والا ہے۔ تن کے ناش ہونے پر بھی جو پرن نہیں چھوڑتا۔ وہ اُپدیشک دھرم دادی ہے۔

" (۴۸) جس نے اپنا تن من دھن ایشور ارپن کیا ہے۔ اور درڑھ نسچے والا ہے۔ وہ ہی سچا اُپدیشک ہے۔

" (۴۹) جو ہر وقت دُکھیوں کی سیوا کرنے والا اور اپنا سُکھ نہ چاہنے والا ایشور کا پریم اودھک رکھنے والا۔ وہ اُپدیشک دھرم کا سورج ہے

" (۵۰) جو خود عمل کرتا ہے۔ ست کرموں پر۔ اور ہردے سے سیوک روپ ہے۔ سب جگت کا۔ ہر ایک جیو کی کلیان چاہنے والا

چت جس کا۔ اپنے اور غیر کے ساتھ ایک جیسا پریم رکھنے والا۔ ست بچن اور من کا سوشیل پرم بھگتی ایشور کی دھارن کرنیوالا زبان بھاؤ۔ اور سرب دیالو اتساہ رکھنے والا اُپدیشک سب سنسار کو کلیان دینے والا ہے۔ اور وہ ہی دہرم اُدتار ہے۔

فقط

سماپت ہوا

"دہرم اُپدیشک ہدایت"

"ختم شد"

برھم ستیم سرب آدھار

راقم الحروف کتاب هذا

پتہ نیوتن ڈولکھمہ کاتب محلہ جھ

سوری ہاؤس راولپنڈی شہر

ہر قسم وہر زبان میں نفیس کتابت کیلئے تشریف لا

لکھشمی آرٹ سٹیم پریس راولپنڈی میں

باہتمام لالہ پریم چند بھسین چھپا

